پردہ داری

سیدمحمدسکندروارثی

POWERED BY :
AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

پردہ داری

سید محمد سکندر وارثی

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

فہرست

سوال:10
جن کی اولاد نہ ہو تو اسے بچہ گود لینے کی اجازت ہے۔
سوال:11
نماز میں قراءت کے الفاظ مخرج سے ادا نہ ہوئے تو۔
سوال:12
ڈیورنگ پریگننسی، بچے میں کتنے دنوں کے بعد جان آجاتی ہے۔
سوال:13
عورتوں کو کب نماز ادا کرنی چاہیے مردوں کے ٹائم پر۔
سوال:14
عورت کو نسبندی کرانا کیسا ہے Copper-t لگوا سکتے ہے۔
سوال:15
عقیقے کا گوشت (میٹ) بچے کے ماں باپ کو کھانا جائز ہے۔
سوال:16
رکچھا بندھن کی مبارک باد راکھی بندھوانا کیسا ہے۔
سوال:17
چوڑی دار پاجامہ منع کیوں کیا جینس میں نماز جائز ہے۔
سوال:18
لیڈیس جو لینگینس یا چوڑی دار پہن کر نماز۔
سوال:19

کیا عورتوں کو تراویح پڑھنا صحیح ہے اکیلے یا جماعت سے۔
سوال:20
واشنگ مشین میں پاک ناپاک کپڑے ایک ساتھ دھونا کیسا۔
سوال:21
ماں باپ اولاد کو کوستے ہیں اولاد پہ وہ لعنت بیٹھتی ہے۔
سوال:22
حیض میں مدت سے زیادہ خون آئے اور سجدے میں ریح نکلے۔
سوال:23
کیا حیض والی عورت مسجد جا سکتی ہے۔
سوال:24
منگنی کے بعد ہونے والے شوہر سے کال پہ بات کر سکتی ہے۔
سوال:25
تلاوت قرآن بنا آواز چپ چاپ انگلی چلاتے رہتے۔
سوال:26
فکس ڈپوزٹ اور بینک کا انٹرسٹ لینا۔
سوال:27
غیبت کرنے سے کیسے بچا جا سکتا ہیں غیبت والوں کا عذاب۔
سوال:28
قرآن آواز سے پڑھنا ضروری ہے بنا آواز کے نہیں۔

سوال:29
نماز پڑھتے وقت آواز کتنی ہونی چاہیے۔
سوال:30
پلاسٹک کے کنگن یا کچھ بھی پہننے سے نماز ہو جاتی ہے۔
سوال:31
لڑکیوں کے ہاتھ میں چوڑیاں نہیں ان کے ہاتھ کا پانی حرام ہے۔
سوال:32
بچے پیدا ہونے سے 40 دن کے اندر شوہر سے ہمبستر ہونا۔
سوال:33
حیض والی عورت نیاز کا کھانا پکا سکتی ہے۔
سوال:34
عورت اپنے سر سے بال کٹا سکتی ہے۔
سوال:35
عورتوں کا میک اپ کرنا کیسا ہے لپسٹک وغیرہ استعمال۔
سوال:36
ساڑھی بندیا نیل پالش صحیح یا نہیں۔
سوال:37
بیوی اگر حیض (پیریڈس) سے ہے تو اس سے دور رہنا چاہیے۔
سوال:38

حیض سے پاک ہو جائے وضو یا غسل کے لیے پانی نہ ہو۔
سوال:39
کیا حاملہ (پریگنینٹ) عورت کا طلاق ہو جائے گا۔
سوال:40
جو کپڑا احرام ہے اسے پہن کر نماز۔
سوال:41
غیر محرم لڑکی کو اپنی بہن بنانا کیسا۔
سوال:42
میاں بیوی ایک دوسرے کے جسم کو چوم سکتے ہیں
سوال:43
سرکار کے زمانے میں عورت مرد ساتھ نماز پڑھتے تھے۔
سوال:44
بزرگ کی سواری آنا کیا ولی عورت پر آسکتے ہیں۔
سوال:45
عورت اگر بالوں کا جوڑا بنا کر وضو کرے تو وضو ہو گا۔
سوال:46
کیا عورت آواز سے قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتی۔
سوال:47
شوہر کے حقوق کیا ہے بیوی ساری ذمہ داری ادا کرتی ہو۔

سوال:48
ہاتھ میں چوڑی نہ پہنے تو پانی مکروہ وضو اور نماز۔
سوال:49
نور نامہ پڑھنا کیسا۔
سوال:50
وضو کا پانی پاک نہیں ہوتا یہ ٹھیک ہے۔
سوال:51
نابالغ بچے ہو سونے چاندی کے زیور۔
سوال:52
3 طلاق۔
سوال:53
نماز پڑھ رہے ہو اور بچہ اگر سیڑھیوں سے گر جائے۔
سوال:54
کیا ہمیں غسل کے بعد دوبارہ وضو کرنا چاہیے۔
سوال:55
باپ اپنی بیوی اور شوہر بیوی کو نماز پڑھنے کو کہے۔
سوال:56
شوہر اپنی بیوی سے کتنی دن دور رہ سکتا ہے۔
سوال:57

طلاق کا حق مرد کو کیوں اور نکاح دونوں کی رضا سے۔
سوال:58
دعامیں کسی شادی شدہ عورت کو مانگنا وظیفہ کرنا۔
سوال:59
قضا نماز کا طریقہ بتائیں جس کے ذمے بہت ساری ہو۔
سوال:60
حیض یا نفاس میں مسافر ہوئی پوری نماز پڑھے گی یا قصر۔
سوال:61
عورت کو غسل میں جوڑا کھولنے کی ضرورت نہیں۔
سوال:62
عورتیں باریک ڈوپٹا اوڑھ کر نماز ہوتی ہے یا نہیں۔
سوال:63
جو کہتی ہیں دل کا پردہ ہونا چاہیے ایمان سے خارج ہے۔
سوال:64
چھوٹی منیوں کے بال کاٹنا کیسا لڑکوں کی مشابہت۔
سوال:65
لڑکی نے لڑکے کو نکاح کا وکیل بنایا نکاح ہو گیا۔
سوال:66
بولی کی لاٹری یعنی کمیٹی ڈالنا کیسا ہے۔

سوال:67
غسل کا طریقہ بتائیں تفصیل سے نیت کیسے کریں۔
سوال:68
شادی میں دلہا دلہن کو ہلدی لگانا ضروری ہے۔
سوال:69
عورت کے لیے شوہر کا حقوق زیادہ ہے والدین کا حقوق۔
سوال:70
رشتے دار سے بے وجہ بات چیت کلام سلام بند کر دینا۔

سوال:01

حضرت یہ جو آج کل عورتیں لڑکیاں بازار میں برقع تو پہنتی ہیں مگر چہرہ کھلا رکھتی ہیں کیا یہ صحیح ہے غیر مرد کے سامنے چہرہ کھول سکتے ہیں اور اگر کسی سے کہو کہ چہرہ نہ کھولو تو کہتی ہیں شریعت نے چہرہ کھولنے کی اجازت دی ہے، آپ بتائیں کیا صحیح ہے؟

جواب:01

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پردے دار چہرے کو چمکاتا ہوا
جھوٹے پردوں پر قہر برساتا ہوا
(رد الحجاب بالباطل نقاب)

(سبھی مالی فعلی عبادت عظمت والے شہرت والے عزت والے اور آسمان کے نور (اللہ) کے لیے، جو چمکائے گا قیامت میں چہرہ اپنے کرم سے اس تحریر کے لکھنے والے کا اور پڑھنے والوں کا اور خاص کر عمل کرنے والوں کا، ان کے ساتھ جن کے ساتھ وعدہ کیا گیا کہ کچھ چہرے حشر کے میدان میں چمکتے ہوں گے اور درود و سلام ہو بے شمار بے شمار اس نورانی چہرے والے کے لیے جن کی اولاد در اولاد کو امام اہل سنت نے فرمایا، تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا اور تمام صحابہ اور اہل بیت پر جنہوں نے گواہی دی کہ حضور کا چہرہ 14 ویں کے چاند سے زیادہ چمکدار تھا)

جی، ہاں۔ دورِ پر فتن کو دیکھتے ہوئے علمانے چہرے کو چھپانے کو واجب لکھا ہے، میں کہتا ہوں (اللہ ہی کی توفیق سے) کہ سارا کمال اور بوال چہرے کا ہی ہے، چہرہ ہی بھاتا ہے اور

چہرہ ہی ڈباتا ہے اور کل دوزخ میں بھی کچھ عورتیں اپنے چہرے نوچتی ہوں گی، مگر کچھ کے چہرے تو نورانی ہوں گے تو پھر میری اس بات میں کچھ مبالغہ نہیں، اگر میں کہوں کہ۔

"حسن کا دارومدار چہرے پر ہے، جو غیر سے حسن کو چھپانا چاہے اسے چاہیے کہ چہرے کو چھپالے"

فتاوی رضویہ، جلد 14، صفحہ 552 پر ہے:

"علماء نے چہرے چھپانا صدی اول میں واجب نہ تھا، واجب کر دیا"

ہدایہ میں ہے: **سدل الشیئ علی وجھا واجب علیھا**

یعنی "چہرے پر پردہ لٹکانا عورتوں پر واجب ہے"

شرح لباس میں ہے:

دلت المسئلة علی ان المرأة منهیه عن اظهار وجھها للاجانب بلا ضرورة

یعنی: یہ مسئلہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عورتوں کو بلا ضرورت اجنبی لوگوں پر اپنا چہرہ کھولنا منع ہے۔

درمختار میں ہے:

تمنع من کشف الوجه بین رجال لخوف الفتنة

یعنی: فتنے کے خوف سے عورت کو مردوں میں چہرہ کھولنے سے روکا جائے۔

اس قسم کے سیکڑوں مسائل ہیں جسے علماء نے وقت کی نزاکت کے تحت بدل دیا اور جو

کہے کہ یہ حضور (علیہ السلام) کے وقت میں نہیں تھا یا شریعت میں پہلے نہیں تھا اب کیوں تو وہ جاہل ہے کیونکہ اس طرح کے حکم شریعت کے خلاف نہیں بلکہ عین شریعت ہی کے مطابق اور حضور (علیہ السلام) کے فرمان ہی کے مطابق ہے اور اگر کوئی احمق عورت جو احکام شریعت سے بے خبر ہو اور یوں کہے کہ جب دورِ رسول میں چہرہ چھپانا واجب نہیں تو اب کیوں اس کا جواب یہ ہے کہ دورِ رسول میں تو عورتیں مسجد میں بھی نماز پڑھتی تھی بلکہ حضور (علیہ السلام) نے فرمایا: اذا استأذنت احدکم امرأته الی المسجد فلا یمنعها

"جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد جانے کی اجازت چاہے تو اسے منع نہ کرو"

(اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

اور فرمایا حدیث میں: لا تمنعوا اماء االله مساجد االله

"اللہ کی کنیزوں کو اللہ کی مسجد سے نہ روکو"

(مسلم اور ابو داؤد نے سنن میں نقل کیا)

مگر آج کوئی عورت نہیں کہتی کہ مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنا چاہتی ہوں، کیونکہ وہ تو پہلے ہی گھر میں بھی نماز پڑھنا نہیں چاہتی اور نماز میں کثرت ہے وضو اور ہاتھ پیر ہلانے کی اور چہرہ دکھانے میں حسن کا دکھاوا زینت کا اظہار ہے کوئی کسرت مشقت نہیں بلکہ دل کو بھاتا ہے، کہ غیر محرم ہمارا حسن دیکھیں، تو خود غور کرلے کہ نفس کے غلبے کی خاطر چہرہ کھولنا چاہتی ہیں یا شریعت کے خاطر۔

اس لئے طرح طرح کے ہیلے کرتی ہیں اور نفس پر فوراً شریعت اور رسول کا دور یاد آجاتا ہے، جماعت سے نماز پر کبھی یاد نہ آیا، پہلی صدی میں عورتیں مسجد جاتی مگر بعد میں وقت کی نزاکت کے تحت دورِ فاروق اعظم میں اسے بھی بند کرنا پڑا، اس وقت کیا

حضرت عمر اور حضرت عائشہ کو یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ ایسے کام پر پابندی لگا رہے ہیں جس پر حبیبِ خدا نے پابندی نہ لگائی، بلکہ حضرت عائشہ نے فرمایا:

لو ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأى من النساء ما رأینا لمنعھن من المسجد کما منعت بنو اسرائیل نسائھا

"حضور (علیہ السلام) ہمارے زمانے کی عورتوں کو دیکھتے تو انہیں مسجد جانے سے منع کرتے جیسے بنی اسرائیل نے اپنی عورتوں کو منع کر دیا"

"اس فرمان سے یہ ثابت ہے حضور (علیہ السلام) بھی ہوتے تو اس دور کو دیکھتے ہوئے ضرور یہی حکم دیتے جو ہم نے دیا"

اس حدیث سے چمکتے چہرے کی طرف صاف ہو گیا کہ علماء کا کوئی فرمان خلاف رسول نہیں ہوتا بلکہ عین حکمِ رسول پر ہوتا ہے، اس کے بعد آج تک علماء نے عورتوں کو مسجد کی حاضری سے باز رکھا کیونکہ اب تو دور اس سے بھی زیادہ آگ برسانے والا ہے۔

فتح القدیر میں ہے :. **عمم المتاخرون المنع العجائز والشواب فی الصلوات کلھا لغلبۃ الفساد فی سائر الاوقات**

یعنی: فساد کے غلبے کی وجہ سے تمام وقتوں کہ نمازوں میں جوان بوڑھی عورتوں کا نکلنا متاخرین نے منع فرمایا ہے۔

فقہ کا ایک قائدہ بھی ہے کہ: زمانے کی تبدیلی کے سبب احکام کی تبدیلی کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

خلاصہ ٔکلام اور میری رائے بھی یہی ہے کہ ہر مرد پر لازم ہے کہ وہ غیر کے سامنے

پردے کے ساتھ ساتھ اپنی عورت کو چہرہ چھپانے کا بھی حکم دے اور جو یہ کچھ نقاب ہوتے ہیں جس میں آنکھ کھلی ہوتی ہے، میرے نزدیک اس کا پہننا بھی ناپسندیدہ ہے (اور یہ میری ذاتی رائے ہے) (بلکہ آنکھ سمیت پورا چہرہ ڈھکا ہونا چاہیے، اس کی ایک خاص وجہ ہے کہ چہرہ چھپانے کا حکم اس لئے ہے کہ "نہ رنگ دکھے نہ عمر" مگر نقاب میں آنکھیں کھلی رہنے سے عورت کی عمر اور رنگ کا اندازہ ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ جوان ہے یا بوڑھی "بس یہ دل میں فساد پیدا کرنے کے لیے کافی ہے" تو چاہیے مسلمان عزت والے مردوں اور عورتوں کو کہ بازاروں اور غیر مرد کے سامنے مکمل پردہ کرے یعنی چہرہ بھی چھپائے اور آنکھ بھی ڈھک کر رکھے اور گھر میں رہتے ہوئے گھونگھٹ کرا جا سکتا ہے اس میں دشواری نہیں ہے، اگر کوئی کرنا چاہے اور مجھے حیرت ہے دورِ رسول میں صحابیہ رات رات بھر نماز پڑھتی تھی، روزہ رکھتی تھی، اس کام کو لے کر وہ دور یاد کیوں نہیں آتا کہ ہم بھی راتوں کو آرام نہ کر کے نماز پڑھیں؟ دور یاد آیا تو چہرے کھولنے پر؟

اس کلام کو پڑھنے کے بعد کہیں گے کچھ بے وقوف لوگ کہ "پردہ آنکھوں کا ہے" پھر میں کہوں گا کہ اگر اس دور میں لوگوں میں حیا زیادہ آگئی کیا اس پہلی صدی میں حیادار نہیں تھے اور ممکن ہے پھر کوئی بے وقوف بول بیٹھے "دل صاف ہونا چاہیے" تو میرا جواب یہی ہوگا کہ جب حضرت عائشہ حضور (علیہ السلام) کی مزار پر حاضر ہوتی تو (پردے کا خاص خیال نہ رکھتی) فرماتی یہ میرے شوہر ہیں، پھر جب حضرت ابو بکر حضور کے قدموں میں دفن ہوئے تو بھی یہی حال تھا کیونکہ اب ایک شوہر ایک والد تھے مگر جب حضرت عمر کا مزار بھی وہیں بنا تو خوب ڈھک کر آنے لگیں، کیونکہ حضرت عمر غیر مرد تھے، پھر وہی بات، کیا حضرت عمر سے زیادہ عزت والے اس زمانے میں آگئے یا حضرت عائشہ سے زیادہ حیا والی آگئی، جو تمہارے صرف دل کا پردہ کافی ہے، کہیں اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ آپ ثابت کرنا چاہتے ہو کہ آپ ان حضرات سے زیادہ

نیک ہو؟؟؟ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کلام میں چھپے اصلی مقصد میں کامیابی دے اور مسلمان عورتوں کو اسے سمجھنے اور دل سے قبول کرنے اور عمل کرنے کا جزبہ دے، تاکہ کل چہرہ خدا کے سامنے دکھایا جا سکے اور گھر میں دیور، جیٹھ کزن سے بھی گھونگھٹ کرنے کی توفیق بخشے اور اگر کوئی ایسا کرے تو بیشک زیادہ ثواب کی حقدار ہو گی۔

تمہارا رب فرماتا ہے قرآن سورہ 99، آیت 7 میں

"تیرا جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا"

اور فرماتا ہے سورہ 94، آیت 6-5 میں

"تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بیشک دشواری کے سارے آسانی ہے"

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:02

جناب کیا عورت آئبرو بنوائے تو کچھ حرج ہے کیا یہ گناہ ہے جواب دیں تو ثواب پائیں۔

جواب:02

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخاری کی حدیث پاک میں ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی اور اسے قیامت کی نشانی میں شمار فرمایا کہ آخری زمانے میں عورتیں اپنی بھووں کے بال نوچیں گی، فرمایا:(خلاصہ ٔاحادیثِ مبارکہ)

عورت حسین بننے کے لیے بھووں کے بال نوچیں اس پر اللہ کی لعنت ہے اور گودنے والی اور گدوانے والی پر بھی اسی طرح مردوں کی واضح بنانے والیوں پر بھی منھ کے بال نوچنے والیوں پر (اللہ کی بناوٹ میں تبدیلی کرتی ہیں)

عمدۃ القاری شرح بخاری میں اس حدیث کی شرح اس طرح بیان کی (خلاصہ) حدیث میں حسین بننے کے لیے لعنت آئی لہٰذا اس قید کا لحاظ رکھا جائے گا، یعنی کوئی خوبصورت ہے اور مزید خوبصورت بننے کے لیے بھویں بنوائے تو اس حدیث کی زد میں ہے، لعنت کے تحت ہے اور اگر کسی عورت کی بھویں اس قدر ہے کہ جس سے چہرہ بدنما لگتا ہے جس سے رشتے میں رکاوٹ یا فرق آتا ہو یا رشتہ ٹوٹنے کا خطرہ ہو تو اس بدنمائی سے بچنے کے لیے ضرورۃً ایسا کرے تو حرج نہیں۔ مگر نیت یہی ہو کہ بدنمائی سے بچنے کے لیے نا کہ خوبصورت دکھنے کے لیے اور اگر کوئی ایسی بات نہیں محض شوہر کے لیے ایسا کرے تو بھی گنہگار ہو گی، اللہ اور اس کے رسول کے حکم میں کسی کی اطاعت جائز نہیں اور فرماتا ہے تمہارا رب اپنے کلام میں کہ:

رسول جو دیں لے لو، جس سے منع کریں باز رہو۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:03

عورت بھی اجتماع کا کام کرتی ہے اور تقریر بھی کرتی ہے اور تقریری کے بعد سلام بھی پڑھتی ہے مائک میں یہ سب کرنا ٹھیک ہے؟

جواب:03

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس سوال میں 3 الگ۔الگ سوال درج ہیں۔

(1) عورتیں اجتماع کا کام کرتی ہیں. اگر یہ عورتیں دین متین کی تبلیغ کے لیے گھر سے جاتی ہیں اور پردے کے شرائط پر کسی کے گھر جاکر عورتیں جمع ہوتی ہیں پھر کچھ نعت، قرآن، نماز وغیرہ سیکھتی ہیں اور ان کے جانے کی اجازت گھر میں شوہر یا غیر شادی شدہ کو والد کی طرف سے ہے تو حرج نہیں، بلکہ ثواب کا کام ہے کہ آج کل جہالت عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہے تو اگر کوئی قابل عورت یہ ذمہ اٹھائے کہ ہفتے میں ایک یا دو دن گھر کے آس پاس ہی یا اپنے گھر جہاں شرعی طور پر پردہ ہو اور غیر مرد کا دخل نہ ہو اور علم دین سیکھے سیکھائے تو اچھا ہے اور علم سیکھنا خاص کر اپنی ضرورت کے مسائل تو ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے، مگر عورت 92 کلو میٹر سے زیادہ تنہا سفر نہیں کر سکتی اور علاقے میں بھی آس پاس ہو اور مغرب سے پہلے اپنے گھر آجائے، اگر یہی معاملہ ہے تو علاقے والے سنی مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ بھی اپنے گھر سے بچوں کو وہاں بھیجیں تاکہ وہ بھی کچھ فرض، آداب، پردہ، نماز وغیرہ سیکھ سکے ورنہ گھر میں سوائے ٹی. وی سیریل کے کچھ دیکھا نہیں جاتا اور عورت کو غیر مرد سے پڑھنے سے بہتر ہے کہ اسی طرح عورتوں کے اجتماع میں بھیجا جائے تاکہ کچھ حاصل ہو، حدیث میں آیا اگر تیرے ذریعے

سے اللہ کسی ایک شخص کی بھی اصلاح فرمادے تو یہ تیرے لیے ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج چمکتا ہے، جب کہ یہ عورتیں سنی ہو نہ کہ دیوبندی، ورنہ دیوبندیوں کی تعلیم میں گھر سے عورتوں کو بھیجنا یا جانا حرام ہے۔

(2) عورتیں تقریر کرتی ہیں۔ اگر عورت کتاب دیکھ کر تقریر کرتی ہے اور اچھا پڑھنا جانتی ہے اور اپنی طرف سے کچھ غلط بیان نہیں کرتی تو صرف ہندی یا اردو پڑھنے والی عورت کو اس طرح دیکھ کر بیان کرنا جائز ہے پھر چاہے وہ عالمہ نہ ہو اور اگر وہ (ماشاءاللہ) عالمہ ہے تو عالمہ کو بغیر دیکھے تقریر جائز ہے اور عالمہ نہیں ہو غیر عالم یا عالمہ کو بے دیکھے وعظ (بیان) حرام ہے اور اس کا سننا بھی حرام۔

(3) عورتیں مائک پر سلام پڑھ سکتی ہیں: عورتوں کا بعد اجتماع سلام پڑھنا جائز ہے جب کہ آواز غیر تک نہ جائے اور اگر آواز جانے کا خطرہ ہو تو بغیر مائک کے ہی پڑھے اور مائک کا حکم اوپر کے سبھی سوالات میں لگایا جائے گا کہ عورت بیان سلام مائک میں جب ہی استعمال کرے جب آواز باہر نہ جائے مثلاً ٹاپ فلور پر اجتماع یا سلام ہو رہا ہے مائک کی آواز اس فلیٹ سے باہر نہیں آتی یا اس کمرے سے باہر نہیں آتی تو مائک میں پڑھنے میں حرج نہیں ورنہ مائک سے پرہیز کرنا چاہیے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:04

حضرت عورتیں ساڑھی جو باندھتی ہیں کافر عورتوں کی طرح کیا وہ صحیح ہے؟

جواب:04

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساڑھی پہننے میں حرج نہیں حرج ساڑھی میں اس وقت ہو گا، جب کہ غیر مرد کے سامنے جائے گی کہ ستر کا پردہ نہ ہو سکے گا، یا حالتِ نماز میں اگر ستر دکھائی دیتا ہے تو نماز نہیں ہو گی، اگر ایسا کچھ نہیں صرف گھر میں اپنے شوہر کے ساتھ تو پہن سکتی ہے، مگر اسکی عادت نہ کرے کیونکہ کبھی تو کوئی رشتے دار مہمان وغیرہ گھر میں آئے گا ہی اور وہی لباس اختیار کرنا چاہیے جس سے پردہ پوشی زیادہ ہو سکے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:05

اگر عورت سونے چاندی کے علاوہ آرٹفشیل۔ جویلری یا کچھ اور پہنتی ہے کیا اس پہ نماز نہیں ہوتی ہے؟

جواب:05

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی فرماتے ہیں:

(سونے چاندی کے علاوہ) دوسرے دھات کی انگوٹھی پہننا حرام ہے مثلاً لوہا، پیتل، تانبا، جستہ وغیرہ ان دھاتوں کی انگوٹھیاں مرد وعورت دونوں کے لئے ناجائز ہے۔

(بہار شریعت، جلد 3، صفحہ 426)

فتاوی بریلی شریف میں ہے:

لوہا و تانبا پیتل و گلٹ کی انگوٹھی مرد عورت دونوں کے لیے اور سونے کی مردوں کے لیے ناجائز و حرام بعض فقہانے مکروہ لکھا ہے لیکن صحیح یہی ہے کہ حرام ہے انہیں پہن کر نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہو گی۔

فتاوی فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 375 پر ہے:

تانبا پیتل اور لوہے کے زیورات پہن کر پڑھنے سے نماز مکروہ تحریمی ہو گی۔

درمختار میں ہے:

کل صلوٰۃ ادیت مع کراھۃ التحریم وجب اعادتھا

یعنی: ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی ہو اس کا لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ:

سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کا زیور عورت کو پہننا جائز نہیں ہے اور اگر اسے پہن کر نماز پڑھی جائے تو وہ نماز پھر سے پڑھنی ہوگی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:06

ناپاک کپڑا دھونے کے بعد کیا غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے؟ ناپاکی کن کن چیزوں سے ہوتی ہے؟

جواب:06

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ناپاک کپڑا دھونے کے بعد غسل کرنا فرض نہیں ہوتا، چاہے دھوتے وقت کپڑے کی ساری گندگی اپنے اوپر آجائے تب بھی غسل فرض نہیں ہوگا، بس اس نجاست کو دھونا ضروری ہوگا۔

میں سائل کے اس سوال سے اتنا سمجھ پارہا ہوں کہ وہ پوچھنا چاہتا ہے کب آدمی ناپاک ہو جاتا ہے، کب غسل فرض / واجب ہوتا ہے۔

(1) منی کا اپنی جگہ سے شہوت (سیکس) کے ساتھ نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے، مثلاً کسی نے گندے خیال جمع کر کے اپنے ہی ہاتھ سے منی نکالی تو غسل واجب ہے اور اگر یہ منی شہوت کے ساتھ جھٹکے کے ساتھ نہ نکلی بس گندی چیز کو دیکھنے سے قطرہ یا سفید پانی نکلا اور اس کا نکلنا معلوم بھی نہیں ہوا تو وہ منی نہیں یعنی اس پہ غسل واجب نہیں۔

(2) احتلام: سوتے میں منی کے نکلنے سے غسل واجب ہے، اس میں شرط ہے کہ کپڑے پر نشان پایا جائے۔ اگر احتلام ہونا یاد ہے یا خواب یاد ہے مگر کپڑے پر منی کا کوئی نشان نہیں تو غسل واجب نہیں۔

(3) دخول: کوئی مرد اپنی شرمگاہ (پینس) کو کسی عورت کی شرمگاہ (Vagina) میں یا پیچھے دبر (بم) میں داخل کرے یا مرد مرد کے پیچھے داخل کرے ان صورتوں میں غسل

واجب دونوں پر ہے چاہے منی نکلے یا نکلے۔

(4) حیض: جب عورت حیض سے فارغ ہو جائے تو غسل واجب ہے۔

(5) نفاس: اولاد کی ولادت کے بعد جو عورت کو خون آتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں اس سے فارغ ہونے کے بعد۔

مدنی مشورہ:

یقیناً ہر عاقل بالغ مسلمان پر ان باتوں کا سیکھنا فرض ہے، مگر بعض لوگ شرم سے ان چیزوں کو نہیں سیکھتے اور نہ کسی سے پوچھتے ہیں اور نہ کبھی ان باتوں کو کسی عالم دین کی بارگاہ میں جاکر سیکھتے ہیں۔ خدا بھلا کرے سائل کا کہ وہ لوگوں کے لئے یہ سوال کر کے آسانی کر دی، اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہاں میں بھلائیاں عطا کریں۔

"اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا"

(پارہ22، احزاب، آیت53)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:07

کیاعورتیں پرائے مرد کو سلام کر سکتی ہیں؟

جواب:07

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جب (غیر محرم) مرد عورت ملے تو بہتر یہ ہے کہ پہلے مرد سلام کرے اور اگر عورت سلام کر بھی دے تو اس کا جواب زور سے دینا واجب نہیں بلکہ دل میں دے سکتا ہے عورت کی آواز عورت ہے چاہیے کہ غیر مرد کو بلا وجہ اپنی آواز نہ سنائے اور وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ خاص قریبی غیر محرم رشتے دار ہو اور مہمان بن کر گھر آئے اور سلام نہ کرنے سے عورت کو برا یا گھمنڈی قرار دے یا دوسرے رشتے دار میں غیبت کرے کہ فلاں کی بیوی یا بہو سلام نہیں کرتی تو اس فتنے کو دفع کرنے کے لئے پردے میں رہ کر سلام کیا جا سکتا ہے۔

بہار شریعت، جلد 3، صفحہ 461 پر ہے:

مرد عورت کی ملاقات ہو تو مرد عورت کو سلام کرے اور اگر عورت اجنبیہ نے مرد کو سلام کر دیا اور بوڑھی ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ بھی سن لیں اور جوان ہو تو اس طرح جواب دے کی وہ نہ سنیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:08

کیا ہمیں قرآن کے سجدے ترنت کرنے چاہیے اور اس کی نیت کیسے مکمل ہو گی؟

جواب:08

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآنی آیات کے سجدے (نماز میں) فوراً کرنا واجب ہے، مگر نماز کے باہر فوراً واجب نہیں اور اسی طرح اس آیت کو پڑھنے والے کے ساتھ۔ساتھ سننے والے پر بھی سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اور یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ قرآن کوئی پڑھتا ہے اور سجدے کسی اور سے کرواتا ہے یہ بھی غلط ہے،یعنی قرآن پورا کر کے جس سے بخشواتے ہیں اسی سے سجدے کرواتے ہیں، یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔

بہار شریعت، جلد1، صفحہ 733 پر ہے کہ آیت سجدہ نماز کے باہر پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں،ہاں بہتر ہے۔

اور یہ ضروری نہیں کہ آیت کو عربی میں ہی پڑھا جائے بلکہ اس کا ترجمہ بھی پڑھا یا سنا تو بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے جیسا کہ بہار شریعت جلد1، صفحہ 730 پر ہے:

فارسی یا کسی اور زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا، چاہے سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے۔البتہ یہ ضروری ہے کہ اسے نہ معلوم ہو اور بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے۔

سجدے کی نیت یہ کرنا ضروری نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ کر رہا ہوں، بس دل میں سجدے کی نیت کافی ہے۔

در مختار، جلد 2، صفحہ 499 پر ہے، اس کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ کر رہا ہوں بلکہ مطلقاً سجدۂ تلاوت کی نیت کافی ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب سجدے کی آیت پڑھے تو فوراً قرآن سائڈ میں رکھ کر سجدہ کرلے، یعنی بیٹھے بیٹھے بھی ہو سکتا ہے، صرف سجدہ کرنا کافی ہے سجدے کی تسبیح نہ پڑھی تو بھی حرج نہیں اور بہتر یہ ہے کہ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جائے اور 3 بار سجدے کی تسبیح پڑھے پھر کھڑا ہو یہ سنت ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیر، جلد 1، صفحہ 130 پر ہے سجدے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جائے اور کم سے کم 3 بار (سجدے کی تسبیح کہیں) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائے، اول آخر اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور پھر کھڑے ہونا مستحب ہے۔

تنویر الابصار، جلد 2، صفحہ 700 پر ہے، سجدۂ تلاوت کے لیے اللہ اکبر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہد ہے نہ سلام۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:09

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ کیا شوہر اور بیوی ایک جماعت کے ساتھ اپنے گھر میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟
(بینوا توجروا)(بیان فرمائیں اجر دیے جائیں گے)

جواب:09

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہر ذی عقل عورت کو یہ میرا روشن بیان ہے، تاعمر اس کے حق میں اس کا شوہر ہی امام ہے ہر ذی عقل مرد پر میری یہ دلیل قوی ہے ہر عورت اس کے حق میں تاعمر مقتدی ہے۔
"ہمیشہ سے سبھی تعریف اسی عظمت والے اللہ کی جس نے مرد کو اپنی بیوی کے حق میں امام کیا سردار بنایا اور عورت کو اسی کی پیروی کا حکم دیا اور شوہر کے لیے راحتِ روح اور قلبوں جگر، یعنی تاعمر اس کی ہمسفر سے عالمِ شوہر کو زینت بخشی اور ہر لمحہ درود اس حبیب پر جس نے 11 کو اپنا خاص مقتدی کیا اور حشر میں تو وہی سب کا امام ہو گا اور سلام اہل بیت اور شہیدِ کربلا اور زخمیٔ کربلا پر۔
مرد کو علاقے کی مسجد میں فرض نماز جماعت سے پڑھنا واجب ہے اور کسی شرعی عذر کے ساتھ اگر جماعت ترک ہو گئی تو گھر پر فرض نماز پڑھ سکتا ہے اور محرم اور بیوی کے ساتھ جماعت بھی قائم کر کے پڑھنے میں بھی حرج نہیں اور امام بننے والے میں امامت کی شرائط پائی جاتی ہو مثلاً کم سے کم اتنی قراءت جانتا ہو کہ نماز فاسد نہ کر دے اور خود اعلانیہ فاسق نہ ہو اور طہارت اور نماز کے مسائل سے بھی واقف ہو تو جماعت سے بیوی

کے ساتھ بلکہ ہر محرم یعنی بہن، ماں وغیرہ کے ساتھ بھی نماز کو گھر میں با۔جماعت ادا کر سکتا ہے، جیسا کہ اعلی حضرت امام اہل سنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، مجددِ دین و ملت، پروانۂ شمعِ رسالت، امام عشق و محبت، ولی نعمت، پیرِ طریقت، عالمِ شریعت، حامی سنت، ماحی بدعت، قاطعِ نجدیت، باعثِ خیر وبرکت، الحاج، الحافظ، المفتی، الشاہ امام احمد رضا(علیہ الرحمہ) اپنی مقبولِ دوجہاں تصنیف فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ 492 پر ارشاد فرماتے ہیں:

"اور اگر جماعت میں جتنی عورتیں اس کی محرم یا بیوی یا حدِ شہوت تک نہ پہنچی لڑکیوں کے علاوہ(کوئی) نہیں تو (جماعت سے نماز پڑھنا) بلا کراہت جائز ہے اور نا۔محرم (شہوت کو پہنچی ہوئی)ہو تو مکروہ بہر حال۔

بہار شریعت، جلد1، صفحہ 584 پر ہے:

"جس گھر میں عورتیں ہی عورتیں ہوں اس گھر میں مرد کو ان کی امامت ناجائز، ہاں اگر ان عورتوں میں اس کی نصبی محارم ہو یا بیوی (تو جماعت سے نماز جائز ہے)

مگر اس صورت میں جب کہ امام مرد ہو اور عورت مقتدی تو عورت یعنی بیوی مرد کے پیچھے کھڑی ہو گی نہ کہ برابر میں، کہ عورت کا مرد کے برابر کھڑے ہونے سے نماز مکروہ ہو گی اور اس طرح کھڑے ہونا ناجائز ہو گا۔

فتاوی قاضی خان، جلد1، صفحہ 48 پر ہے:

المرأۃ اذا صلت مع زوجھا فی البیت ان کان قدماھا بحذاء قدم الزوج لاتجوز صلاتھما بالجماعۃ وان کان قدماھا خلف قدم الزوج الا انھا طویلۃ تقع رأس المرأۃ فی السجود قبل رأس الزوج جازت صلاتھما لان العبرۃ للقدم

یعنی: کسی عورت نے جب اپنے شوہر کے ساتھ گھر میں نماز ادا کی ہو اگر اس کے قدم شوہر کے قدم کے مقابل ہوں تو دونوں کی نماز با۔جماعت جائز نہ ہو گی اور اگر اس (بیوی)کا قدم شوہر کے قدم کے پیچھے ہے(یا عورت کا قدم لمبا ہونے کی وجہ سے عورت کا سر حالتِ سجدہ میں شوہر کے سر سے آگے ہو تا ہو) پھر بھی دونوں کہ نماز درست ہو گی، کیونکہ اعتبار قدم کا ہے۔

فتاوی عالمگیری، جلد1، صفحہ 88 پر ہے:
"اگر اکیلی عورت مقتدی ہے تو پیچھے کھڑی ہو اور زیادہ عورتیں ہوں جب بھی یہی حکم ہے"

فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ 492 پر ہے:
"اگر عورت اس قدر پیچھے کھڑی ہے کہ اس کا قدم مرد کے قدم یا کسی عضو کے محاذی نہیں تو(بیوی اپنے شوہر کے پیچھے نماز میں)اقتدا صحیح ہے اور دونوں کی نماز ہو جائے گی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:10

حضرت جن کی اولاد نہ ہو تو کیا شریعت اسے بچہ گود لینے کی اجازت دیتی ہے؟ اگر ہاں تو اس کے بارے میں جواب حوالے کے ساتھ دینے کی مہربانی کریں۔

جواب:10

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر اولاد والد کے حق میں ایک نایاب ہیرہ ہے، باپ نام بدلنا ہی تو گناہ کبیرہ ہے۔

بچہ گود لینے کی اجازت ہے مگر لوگ اس کے اصلی باپ کہ جگہ اپنا نام لکھتے ہیں اس کی اجازت نہیں۔ مثلاً اگر آپ نے کسی رشتے دار کا بچہ گود لیا تو اسے سبھی ڈاکومنٹ پر یہاں تک شادی کارڈ پر بھی اس کے ہی اصلی باپ کا نام ہو گا، اس کا نہیں جس بے گود لیا۔ حدیث میں باپ، ذات، خاندان برادری بدلنے میں لعنت آئی ہے اور ایک شخص کی اولاد کو دوسرے کی طرف منسوب کر کے پکارنے سے منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح دوسرے کی عورت کو اپنی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔

قرآن پاک میں اللہ کا ارشاد ہے:

سورہ احزاب آیت نمبر 5-4 میں کہ "اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا، یہ تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے، انہیں ان کے باپ کا ہی کہہ کر پکارے، یہ اللہ کی نزدیک زیادہ ٹھیک ہے، پھر اگر تمہیں ان کے باپ

معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی بہن ہیں۔

اعلی حضرت امام اہل سنت فتاوی رضویہ، جلد13، صفحہ 361 پر لکھتے ہیں:

حدیث میں فرمایا:

من ادعی الی غیرا بیه فعلیه لعنة الله والملئکة والناس اجمعین لا یقبل الله منه یوم القیٰمة صرفاً ولا عدلا

جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو نسبت کرے، اس پر خود اللہ اور فرشتے اور آدمیوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ کل قیامت کے دن اس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل۔

البتہ سرپرست کہ جگہ گود لینے والا اپنا نام لکھوا سکتا ہے پر باپ کی جگہ نہیں۔

اور ایک خاص بات اس مسئلے میں یہ بھی ہے کہ، اگر کسی نے باہر (غیر رشتے دار) سے کوئی گود لیا اور اسے اپنی بیوی سے دودھ نہیں پلوایا تو بالغ ہونے پر خود اس کہ بیوی یعنی منھ بولی ماں اور اس کی بیٹیوں سے بھی اس کا پردہ واجب ہو گا۔ اسی طرح لڑکی گود لینے پر خود اس کا یعنی منھ بولے باپ اور اس کے بیٹوں سے پردہ۔ اگر بھائی کے بیٹے کو گود لیا اور دودھ نہ پلوایا تو بھی یہی حکم ہے اور اگر اس کی بیوی کے اب دودھ نہیں آتا تو اس کی بہن سے پلوائے یعنی سالی سے ورنہ اپنی بہن سے، مگر ان صورتوں میں ان دونوں کے پردے میں تو رعایت ہو گی مگر اس کی اولاد کے لیے اب بھی وہی حکم ہو گا کہ پردہ واجب ہو گا اور

سب سے بہتر یہ ہے کہ اپنی ہی بیوی سے دودھ پلوائے تا کہ ان کے بچے سے بھی پردے میں رعایت ملے۔ ورنہ اس طرح منہ بولے رشتے میں یہ شخص ہمیشہ گنہگار ہوتا رہے گا۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:11

کیا نماز میں قراءت کے الفاظ صحیح مخرج سے ادا نہ ہوئے تو کیا نماز نہ ہوئی؟ وضاحت فرمائیں۔

جواب:11

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قراءت غلط ہونے کی کئی صورتیں ہیں، کچھ میں نماز ٹوٹ جائے گی، جب کہ معنی فاسد ہوں اور بعض صورتوں میں نماز ہو جاتی ہے۔ جیسے خطافی الاعراب (اعراب کی غلطی) اس سے نماز ہو جاتی ہے اسی پر فتوی ہے، ورنہ کس سورت میں کیا غلطی ہوئی بیان کی جائے۔

فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ 248 پر ہے:

اعراب میں غلطی (یعنی حرکات، سکون، تشدید، تخفیف، کسرہ مد) کی غلطی میں علمائے متاخرین کا فتوی تو یہ ہے کہ علی الاطلاق اس سے نماز نہیں جاتی۔

فی الدر المختار وزلته القاری فی اعراب لا تفسد وان غیر المعنی به یفتی

یعنی در مختار میں ہے، قراءت کرنے والے کی غلطی اگر اعراب میں ہو تو نماز فاسد نہیں ہو گی، اگرچہ اس کے معنے بدل جائیں اسی پر فتوی ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

وقف یا وصل کی غلطی کوئی چیز نہیں، یہاں تک کہ اگر وقف لازم پر نہ ٹھہرا، برا کیا مگر نماز ہو گئی۔

بہار شریعت، جلد1، صفحہ 554 پر ہے:
اعرابی غلطیاں اگر ایسی ہیں جس سے معنی نہ بگڑتے ہوں تو مفسد نہیں۔

اگر ایسی خطا کی کہ جس سے معنی بدل جائیں تو ضرور نماز فاسد ہو جائے گی اور بعض صورتوں میں جب کہ معنی جانتا ہے اور پھر بھی بدل دیا تو کافر بھی ہو گا۔

بہار شریعت، جلد1، صفحہ 554 پر ہے:
اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ جائیں تو نماز فاسد ہو گی۔

اور لفظوں کو بدل دینے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اگر کوئی لفظ کسی اور لفظ سے بدل دیا اور معنی فاسد نہ ہوں تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں اور قریب الصوت الفاظ (ایک جیسے الفاظ والے) حروفوں کا بھی صحیح طور پر امتیاز رکھے ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز جاتی رہے گی۔
جیسے ح۔ہ، ص۔ش۔س، ط۔ت وغیرہ حروف میں امتیاز چاہیے۔

در مختار، جلد1، صفحہ 431 پر ہے:

من لا یقدت علی التلفظ بحرف من الحروف کا لرھمن الرھیم والشیتان الرجیم والالمین وایا کنابد وایا کنستئین السرات،

ا نأمت فکل ذلک حکمه مامر من بلذ الجهد دائماً والا فلاتصح الصلوٰة به

یعنی جو شخص حروف۔ تہجی میں سے کسی حروف کے صحیح تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً الرحمان الرحیم کی جگہ الرھمان الرھیم اور الشیطان کی جگہ الشیتان اور العالمین کی جگہ الآلمین اور ایاک نعبد کی جگہ ایاک نابد اور نستعین کی جگہ نستئین اور الصراط کی جگہ السراط اور انعمت کہ انأمت پڑھتا ہے تو ان تمام صورتوں میں اگر کوئی ہمیشہ درست ادائیگی کی کوشش کے باوجود ایسا کرتا ہے تو نماز درست ہو گی، ورنہ نماز درست نہ ہو گی۔

اور سیکھنے پر جان لگا کر کوشش نہ کی اس کی خود کی نماز نہیں ہو گی۔

فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 262 پر ہے:
اہم چیزوں میں تجوید قرآن بھی ہے۔ قرا قراءت کا سلسلہ بھی حضور تک پہنچتا ہے اور علماء نے تجوید کے بغیر قرآن پڑھنے کو غلط پڑھنا قرار دیا۔

فتاوی رضویہ میں ہے:
ان اللحن حرام بلا خلاف
غلط پڑھنا بالاجماع حرام ہے۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:12

ڈیورنگ پریگننسی، بچے میں کتنے دنوں کے بعد جان آجاتی ہے، پلیز رپلائی می اکارڈنگ ٹو قرآن رفرینس۔

جواب:12

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن پاک میں تمہیں پیدا کرنے والا اللہ فرماتا ہے،(سورہ حج، آیت 05)

"ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے اور پانی کی بوندھ (منی) سے، پھر خون کی پھٹک سے پھر گوشت کی بوٹی سے، نقشہ بنی اور بے۔بنی، تاکہ ہم تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں اور ہم ٹھہرائیں رکھتے ہیں، ماؤں (مدرس) کے پیٹ میں جسے چاہے، ایک مقرر وقت تک"

تفسیر قرطبی، جلد6، صفحہ 339-338 پر ہے:

"حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ:

نطفہ (منی کا قطرہ) جب عورت کے پیٹ میں قرار پاتا ہے تو ایک فرشتہ اسے اپنی ہتھیلی پر لیتا ہے اور عرض کرتا ہے یارب، مذکر یا مؤنث (میل یا فی۔میل)، شقی یا سعادت مند (بدنصیب یا خوش۔نصیب)، اس کی مدت (عمر) اور عصر کیا ہے، کس زمین میں مرے گا، اس فرشتے سے کہا جاتا ہے، تو لوح محفوظ کی طرف جا وہاں تجھے اس کا قصہ مل جائے گا، وہ فرشتہ ایسا ہی کرتا ہے اور اس کا قصہ پالیتا ہے، پھر وہ قطرہ انسان بن جاتا ہے، اپنی تقدیر میں لکھا رزق کھاتا ہے۔

امام احمد بن حنبل نے صحیح روایت سے مسند حدیث 12157 پر نقل کیا:

"جب نطفے پر 42 راتیں گزرتی ہیں، تو اللہ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے، جو اس کی صورت بناتا ہے، اس کے کان اس کی آنکھیں اس کی جلد اور ہڈیاں"

عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے فرمایا حضور نے:

"تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں 40 دن کے مرحلے سے ہوتی ہے، پھر 40 دن وہ خون کی حیثیت سے رہتا ہے، پھر 40 دن گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے، پھر ایک فرشتہ اس میں روح ڈالتا ہے، اسے 4 چیزیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے، رزق، عمر، عمل، شقی یا سعادت مندی۔"

حدیث بخاری اور مسلم میں یہ روایت نقل ہے:

"تم لوگوں کی پیدائش ماں کے پیٹ میں 40 دن تک نطفے کی صورت میں رہتی ہے، پھر 40 دن تک جمے ہوئے خون کی صورت میں، پھر 40 دن گوشت کی بوٹی کی طرح، (یعنی قریب 4 ماہ کچھ دن) پھر اللہ ایک فرشتہ بھیجتا ہے، جو اس کا رزق، اس کی عمر، اس کا عمل اور اس کا بد۔بخت اور سعادت مند ہونا لکھتا ہے۔"

علماء کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ روح 120 دن کے بعد پھونکی جاتی ہے، یہ 4 مہینے مکمل ہو جاتے ہیں اور 5 ویں کا آغاز ہوتا ہے، جیسا کہ ہم نے حدیث کے ذریعے بیان کیا (اور یہی عدت کا وقت ہوتا ہے)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:13

حضرت عورتوں کو کب نماز ادا کرنا چاہیے جیسے فجر کی اذان ہوئی اور اذان کے بعد ہی نماز شروع کردی، مطلب عورتوں کو کیا مردوں کے ٹائم پر ہی پڑھنا چاہیے؟

جواب:13

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جب جس نماز کا وقت ہو جائے نماز پڑھ لینے سے نماز ادا ہو جائے گی کیونکہ عورت پر جماعت سے نماز پڑھنا واجب نہیں اس لئے وہ اذان ہوتے ہی، یا اذان نہ بھی ہو وقت ہوتے ہی نماز پڑھے تو بھی کوئی حرج نہیں اور نماز صحیح ادا ہو گی، اب رہا بہتر کیا ہے، تو بہتر یہ ہے کہ عورت (اپنے علاقے کی مسجد کی) مردوں کی جماعت ختم ہونے کے بعد نماز پڑھے، مگر مغرب فوراً پڑھے اس میں دیر نہ کرے اور فجر اندھیرے میں نہ پڑھے کچھ اجالہ ہونے دے، جیسا کہ فجر کے بارے میں حدیث پاک میں فرمایا گیا اور اسے ترمذی نے نقل کیا:

"فجر کی نماز اجالے میں پڑھوں کہ اس میں بہت عظیم ثواب ہے۔"

اور حدیث کنزالعمال نے حضرت انس سے روایت کیا کہ:

"اس سے تمہاری مغفرت ہو جائے گی۔"

اور طبرانی نے ابوہریرہ سے نقل کیا کہ:

"میری امت حق پر رہے گی، جب تک فجر اجالے میں پڑھیں"

اس حدیثوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ فجر اندھیرے میں نہیں پڑھنا چاہیے، (مگر پڑھی

تو گناہ نہیں، نماز ہو جائے گی) اس لئے فجر کی اذان کے بعد جماعت میں کافی وقت ہوتا ہے، اس کی اصل یہی حدیث ہیں اور کیونکہ رمضان میں صحری کے بعد سو جانے کا خوف ہے اس لئے جلدی پڑھی جاتی ہے۔

عورتوں کو کیونکہ جماعت واجب نہیں اس لئے انہیں ظہر میں دیر کر کے پڑھنا چاہیے، حدیث بخاری اور مسلم نے فرمایا:

"ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھوں کہ سخت گرمی جہنم کے جوش سے ہے۔"

اس حدیث کی روشنی سے پتہ چلتا ہے کہ ظہر میں دیر کر کے پڑھنا مستحب ہے۔

اور مغرب میں دیر نہیں کرنی چاہیے فوراً پڑھنی چاہیے حدیث میں فرمایا اسے ابو داؤد نے نقل کیا:

"میری امت ہمیشہ حق پر رہے گی، جب تک مغرب میں اتنی دیر نہ کرے کہ ستارے گتھ جائیں۔"

اس لئے آپ نے دیکھا ہو گا کہ مغرب کی نماز فوراً اذان کے بعد ہی ہو جاتی ہے، اس کی اصل یہ حدیث ہے۔

فضلِ خدا سے نماز کا صحیح وقت اور وضوحات کو حدیث کی روشنی میں بیان کر دیا۔

اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ:

عورت وقت ہونے پر نماز پڑھے تو گناہ نہیں نماز ہو جائے گی، مگر مستحب ہے کہ مردوں کی جماعت ہونے دے اور فجر میں اگر جماعت ہونے دینے سے وقت جاتا ہو تو پہلے بھی شروع کر سکتے ہیں اور مغرب میں اذان بعد ہی شروع کر دیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:14

عورت کی نسبندی کرانا کیسا ہے، کیا Cooper.t لگوا سکتے ہیں؟

جواب:14

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نسبندی چاہے عورت کی ہو یا مرد کی کرنا اور کرانا حرام ہے، گناہِ کبیرہ ہے اور حدیث پاک سے اس کی ممانعت ثابت ہے، اگر یہ دونوں کسی بچے کی ولادت نہیں چاہتے تو عارضی طریقے استعمال کرنے چاہیے، (کانڈم یا دوا) تاکہ آگے امید کے دروازے کھلے رہیں اور نسبندی کروانا یعنی ہمیشہ کے لیے اولاد کی امید سے محروم رہ جانا ہے۔

فتاوی فیض الرسول، جلد2، صفحہ 580 پر ہے:

"دوا یا ربر کی تھیلی (کانڈم) استعمال کرنا جائز ہے، لیکن کسی عمل سے ہمیشہ کے لیے بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت کو ختم کر دینا جائز نہیں۔

مان لیجئے اگر کسی کے 4 بچے ہیں، اب یہ سوچتے ہیں کہ انہیں آگے بچے کی ضرورت نہیں اور یہ نسبندی کروالے، خدا نہ کرے کسی حادثے یا بیماری سے بچے مر گئے تو؟ اب کیا کرے گا اور عورت کو بچے کی خواہش ہوئی تو؟ یا مرد نے نسبندی کروائی اور بیوی مر گئی اب دوسرا نکاح کرنا چاہے اور دوسری عورت اولاد مانگے تو کیا کرے گا؟ یا عورت کی نسبندی کروادی اور شوہر مر گیا، یا دونوں کی طلاق ہو گئی اور عورت یا شوہر دوسرا نکاح کرنا چاہے تو کیا کرے گی، کیونکہ انہوں نے وہ راستہ اپنایا جس میں آگے امید کے سارے دروازے بند ہیں، اس سے گھر بگڑنے کی نوبت آئے گی اور زندگی بھر اپنی اولاد سے محرومی، ہاں اگر یہ دونوں کوئی عارضی طریقہ یعنی (کانڈم، میڈیسن) کا استعمال کرے تو

بہتر ہے، کہ اس سے مقصد وہی حاصل ہو گا اور آگے کوئی اونچ نیچ ہوتی ہے تو گھر نہیں بگڑے گا، امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے، کہ دوسری چیز استعمال کی جائیں، نسبندی کے علاوہ باقی دوسرے سامان جائز ہے، (جب کہ دونوں کی رضامندی ہو۔)

"کاپر۔T" یعنی ایک ایسا آلہ ہوتا ہے، جو عورت کے جسم میں استعمال ہوتا ہے، اس سے ایک خاص مدت کے لیے اولاد کی پیدائش رک جاتی ہے، پھر اسے نکال دینے پر اولاد کی پیدائش ہو سکتی ہے، اس سے بھی مقصد پورا ہوتا ہے اور آگے اولاد کی چاہت ہو تو آدمی مجبور نہیں ہوتا، مگر اس کے بارے میں مجھے کتابِ فقہ میں کوئی عبارت نہ ملی قرآن و حدیث کی روشنی میں بظاہر مجھے اس کا استعمال جائز نظر آرہا ہے، جس طرح کانڈم کا استعمال جائز ہے، یعنی اگر آدمی 3 سال تک لگاتار کانڈم کا استعمال کرے تو بھی اولاد نہیں ہوتی، کاپر۔T میں بھی یہ ہے کہ ایک بار ہی استعمال ہو گی، جب علماء نے کانڈم کے جائز ہونے کو بیان کیا تو اس قیاس پر کاپر۔T بھی جائز ہے۔ (جب کہ دونوں کی رضامندی ہو)
جیسا کہ فتاوی فیض الرسول، جلد 2، صفحہ 580 پر ہے:
"دوا یا ربر کی تھیلی (کانڈم) استعمال کرنا جائز ہے۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:15

حضرت عقیقے کا گوشت (میٹ) بچے کے ماں باپ کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟ جواب کا طلبگار ہوں۔

جواب:15

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اگر ماں باپ کا روزہ نہیں ہو تو کھانا بالکل جائز ہے اور روزہ ہو تو وقت مغرب بھی کھانا جائز ہے، یہ لوگوں کی کم علمی کی باتیں ہیں، اس کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں، یہ اپنی عقلوں سے بنائی گئی باتیں ہیں۔

بہار شریعت، جلد3، صفحہ 357 پر ہے:

"عوام میں یہ بہت مشہور ہے کہ عقیقے کا گوشت بچے کے ماں باپ. دادا دادی اور نانا نانی نہ کھائیں، یہ محض غلط ہے اور اس کا کوئی ثبوت نہیں"

وقار الفتاوی، جلد1، صفحہ 343 پر ہے:

"احکامِ شریعت کو قرآن و حدیث سے معلوم کیا جاتا ہے عقل سے نہیں جانا جا سکتا۔"

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:16

ناہدہ (مسلم لیڈی) نے زید (مسلم جینٹس) کو رکچھابندھن کی مبارک باد دی اور امر (کافر لیڈی) نے زید کو رکچھابندھن کی مبارک باد دی اب زید اور ناہدہ پر کیا شرعی حکم لگے گا؟ راکھی باندھنا یا بندھوانا کیسا ہے؟

جواب:16

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کافر کے "قومی شعار" اختیار کرنا حرام ہے، کافر کے "مذہبی شعار" کو اختیار کرنا کفر ہے۔ رکچھابندھن کافروں کا قومی تیوہار ہے، مذہبی تیوہار نہیں، کسی بھی کافر کا قومی شعار اختیار کرنا حرام و گناہ ہے۔ جیسے ہولی کھیلنا، جو چیز ان کے مذہب میں عبادت مانی جاتی ہے وہ کفر ہے۔ جس مسلمان عورت نے مرد کو راکھی باندھی اور جس مرد نے مسلمان اور غیر مسلمان عورت سے راکھی بندھوائی، یہ دونوں یعنی ناہدہ، زید فاسق، فاجر، سخت گنہگار، عذاب کے حقدار ہیں۔ لیکن کافر نہیں کیونکہ راکھی باندھنا (غیر مسلم) کا قومی تیوہار ہے، مذہبی نہیں۔ (جس کی تفصیل اوپر گزر چکی۔)

حضرت شارح بخاری، فقیہ اعظم ہند، حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق امجدی صاحب فتاوی شارح بخاری، جلد 2، صفحہ 568 پر لکھتے ہیں، جن مسلمان عورتوں نے ہندؤں کو یہ ڈورا باندھا، جن مسلمان مردوں نے ہندو عورتوں سے یہ ڈورا بندھوایا سب فاسق، فاجر، گنہگار، عذاب کے حقدار ہے، اس لئے کہ رکچھابندھن پوجا نہیں ان کا قومی تیوہار ہے۔ کافر کے مذہب کی مبارک باد دینا اشد حرام اور مشرکانہ فعل پر راضی اور

خوش ہوا یا تعظیماً شامل ہو کر مبارک باد دی تو خود بھی کافر، ایسے شخص پر تجدیدِ ایمان اور اگر بیوی والا تھا تو نکاح لازم۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:17

حضرت آج کل کچھ لڑکیاں چوڑی دار پاجامہ پہنتی ہیں اور لوگ اعتراض کرتے ہیں، مگر لڑکے بھی تو (خاص کر) سارے دلہا اپنی شادیوں میں شیر وانی کے ساتھ چوڑی دار پہنتے ہیں، تو عورت کو منع کیوں مرد کو جائز کیوں، کچھ وضاحت فرمائیں تو کرم ہو گا اور کہا جینس میں نماز جائز ہے اللہ آپ کی عمر میں برکت دے، مزید علم سے نوازے۔

جواب:17

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپ نے بہت ہمت کا کام کیا کہ مسلمان لڑکیوں کے لیے یہ سوال پوچھا تا کہ انہیں بھی عبرت ہو۔

کس لباس میں نماز ہو گی کس میں نہیں ہو گی اس کا آسان قائدہ (نیم) یہ ہے کہ جو لباس پہننا جائز نہیں اس میں نماز جائز نہیں، مثلاً چوری کا لباس پہننا جائز نہیں چاہے کوئی بھی کپڑا ہو تو اس چوری کے کپڑے میں نماز جائز نہیں اسی طرح جب عورت کو مردانہ لباس پہننا جائز نہیں بلکہ حرام ہے، تو اس میں عورت کی نماز بھی جائز نہیں بلکہ مکروہ تحریمی ہے، یعنی اس طرح اس عورت نے زندگی میں جتنی بھی نماز پڑھی وہ سب پھر سے دہرانا واجب ہے اور اس حرام کام (مردانہ لباس پہننے) پر اللہ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرنا واجب

ہے، اب اگر پھر بھی کوئی لڑکی یہ جاننے کے بعد بھی جینس میں نماز پڑھے اور دلیل یہ دے کہ اللہ قبول کرے گا تو وہ جاہل ہے، قرآن حدیث اور اللہ رسول کے فرمان کے خلاف کام کر کے قبولیتِ نماز کی رکھتی ہے۔

اللہ کے سچے رسول مدینے والے مصطفی نے فرمایا اور اس حدیث کو ابو داؤد جلد 4، صفحہ 88 پر حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا:

"حضور نے ان مردوں پر لعنت کی جو عورت کا لباس پہنتے ہیں اور ان عورت پر لعنت کی جو مردانہ لباس پہنتی ہیں اور ایک حدیث میں ہے:

مَنۡ تَشَبَّہَ بِقَوۡمٍ فَھُوَ مِنۡھُمۡ

(جو شخص جس قوم سے مشابہت کرے وہ انہیں میں سے ہے۔) اور حدیث کے مطابق ایسی عورت جنت سے محروم ہے، جو مردانہ لباس، ہئر کٹ یا جوتا پہنے، (ہر ایسی عورت کے لیے یہ سوچنے کا مقام ہے کہ نماز کے بعد بھی اس کے لیے جنت نہیں۔)

مرآۃ شرح مشکات جلد 6، صفحہ 95 پر ہے

:"کافر حرام حلال لباس میں، اسی طرح مردانہ جنانہ لباس میں فرق نہیں کرتے، جیسے کپڑا چاہتے ہیں پہن لیتے ہیں"

(اسی تحریر سے بھی مسلمان لڑکیوں کے لیے لمحۂ فکر ہے کہ، مسلمان ہو کر کافر کا طریقہ استعمال کرتی ہیں کہ حرام حلال میں فرق نہیں کرتی، جب کہ شریعت نے حرام حلال میں واضح فرق بیان کر دیا۔)

فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 102 پر ہے:

ناجائز لباس کے ساتھ نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے، اس (نماز) کا اعادہ (لوٹانا) واجب ہے۔

حدیث میں یہ فرمایا کہ۔(جہنم میں جو عورتیں ہوں گی ان میں،وہ بھی ہوں گی جو پہن کر ننگی ہوں گی)اس "پہن کر ننگی" ہونے کی ایک شرح یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ "لباس ایسا چست ہو گا کہ جسم کی گولائی و ران اور پنڈلیوں کی بناوٹ صاف ظاہر ہو رہی ہوں گی۔

لیگنگس ایک قمس کا ایسا چست لباس ہے کہ جس میں جسم کہ بناوٹ صاف ظاہر ہوتی ہے اور بعض لیگنگس ایسی بھی ہوتی ہے اس میں رنگت نظر آتی ہے، اگر لیگنگس ایسی ہی کہ اس میں چست ہونے کے ساتھ ٹانگوں کی رنگت نظر آئے تو پھر اس میں نماز نہیں ہو گی اور اگر رنگت نہیں دکھائی دیتی تو اس صورت میں نماز ہو جائے گی، مگر ایسا لباس پہن کر عورت کو عیر مرد کے سامنے جانا منع ہے اور اگر گھر میں رہتی ہے یا عورتوں میں پہننے میں بھی حرج نہیں۔

بہار شریعت، جلد1، صفحہ 480 پر ہے:

"(چست کپڑا) جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو، مگر بدن سے بالکل ایسا چپکا ہو کہ دیکھنے سے عضو کی ہیئت (جسم کی بناوٹ) معلوم ہوتی ہے، ایسے
کپڑے سے نماز ہو جائے گی، مگر اس حصے کی طرف دوسرے کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔"

اب چاہے جینس ہو، شرٹ ہو یا ٹی۔ شرٹ یا رنگت نظر آنے والی لیگنگس، عورت کو یہ لباس بھی پہننا منع ہے اور اس میں نماز بھی نہیں۔

در مختار میں ہے:

کل صلوٰۃ ادیت مع کراھۃ التحریم وجب اعادتھا

یعنی: ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کہ گئی ہو اس کا لوٹانا واجب ہوتا ہے اس

قدر چست اور تنگ کپڑا پہننا ناجائز اور گناہ ہے جس سے جسم کی بناوٹ نظر آئے اسی طرح ایسا جس سے جسم کہ رنگت نظر آئے حرام ہے اور آپ سے جس نے یہ کہا کہ چوڑی دار عورت کو گناہ اور مرد کو جائز یہ بات بھی غلط ہے، چوڑی دار پاجامہ مرد کو پہننا بھی گناہ ہے، پھر چاہے شیر وانی کے ساتھ ہو یا دلہا پہنے۔

اعلی حضرت امام اہل سنت بریلوی فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 162 پر لکھتے ہیں:

"یوں تنگ پاجامہ بھی نہ چوڑی دار ہو نہ (مرد کو) ٹخنوں سے نیچے، نہ چست بدن سے سلے کہ یہ واضح فساق ہے اور ستر عورت کا ایسا چست ہونا کہ اعضاء کا پورا انداز بنائے یہ بھی ایک طرح کی بے۔ستری ہے۔

چوڑی دار پاجامہ پہننے کے بارے میں اعلی حضرت امام احمد رضا بریلوی فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 172 پر لکھتے ہیں:

"چوڑی دار پہننا منع ہے کہ واضح فساق کی ہے، شیخ عبد الحق محدث دہلوی کتاب ادب ال لباس میں فرماتے ہیں:

سراویل کہ در عجم متعارف است کہ اگر زیر شتالنگ باشد یا دوسہ چین واقع شود بدعت و گناہ است

(سلوار جو عجمی علاقوں میں مشہور و معروف ہے اگر ٹخنوں سے نیچے ہو یا دو تین انچ (شکن / چوری / بال) نیچے ہو تو بدعت اور گناہ ہے۔)

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:18

میرا سوال ہے کہ لیڈیس جو لینگینس یا چوڑی دار پہن کر نماز پڑھتی ہیں کیا نماز ہو جائے گی یا نہیں نماز دہرانی ہو گی؟

جواب:18

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لیگنیس ایک قمس کا ایسا چست لباس ہے کہ جس میں جسم کی بناوٹ صاف ظاہر ہوتی ہے اور بعض لیگنیس ایسی بھی ہوتی ہے اس میں رنگت نظر آتی ہے، اگر لیگنیس ایسی ہی کہ اس میں چست ہونے کے ساتھ ٹانگوں کی رنگت نظر آئے تو پھر اس میں نماز نہیں ہو گی اور اگر رنگت نہیں دکھائی دیتی تو اس صورت میں نماز ہو جائے گی، مگر ایسا لباس پہن کر عورت کو غیر مرد کے سامنے جانا منع ہے اور اگر گھر میں رہتی ہے یا عورتوں میں پہننے میں بھی حرج نہیں۔

بہار شریعت، جلد1، صفحہ 480 پر ہے:
"(چست کپڑا) جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو، مگر بدن سے بالکل ایسا چپکا ہو کہ دیکھنے سے عضو کی ہیئت (جسم کی بناوٹ) معلوم ہوتی ہے، ایسے
کپڑے سے نماز ہو جائے گی، مگر اس حصے کی طرف دوسرے کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔"

اعلی حضرت امام اہل سنت بریلوی فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ 162 پر لکھتے ہیں:
"یوں تنگ پاجامہ بھی نہ چوڑی دار ہو نہ (مرد کو) ٹخنوں سے نیچے، نہ چست بدن سے سلے کہ یہ واضح فساق ہے اور ستر عورت کا ایسا چست ہونا کہ اعضاء کا پورا انداز بنائے یہ بھی ایک طرح کی بے۔ستری ہے۔
چوڑی دار پاجامہ پہننے کے بارے میں اعلی حضرت امام احمد رضا بریلوی فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 172 پر لکھتے ہیں:

"چوڑی دار پہننا منع ہے کہ واضح فساق کی ہے، شیخ عبد الحق محدث دہلوی کتاب ادب ال لباس میں فرماتے ہیں:

سراویل کہ در عجم متعارف است کہ اگر زیر شتالنگ باشد یا دو سہ چین واقع شود بدعت و گناہ است

(سلوار جو عجمی علاقوں میں مشہور و معروف ہے اگر ٹخنوں سے نیچے ہو یا دو تین انچ (شکن / چوری / بال) نیچے ہو تو بدعت اور گناہ ہے۔)

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:19

کیا عورتوں کو تراویح پڑھنا صحیح ہے؟ اکیلے یا جماعت سے؟

جواب:19

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تراویح سنتِ مؤکدہ ہے اور یہ مرد عورت دونوں کے لیے ہے، اس کا تارک (ترک کرنے والا) گنہگار۔ جیسا کہ بہار شریعت، جلد1، صفحہ 688 پر ہے:

"تراویح مرد عورت سب کے لیے بلا اجماع سنتِ مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔"

فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ 462 پر ہے:

"اگر کوئی شخص مرد یا عورت بلا عذرِ شرعی (تراویح) ترک کرے، مبتلائے کراہت و اساعت ہوا۔"

اب رہا یہ کہ جماعت تراویح کیا ہے؟ کیا تراویح جماعت سے ہی پڑھنا ضروری ہے، تو تراویح کی جماعت سنتِ کفایہ ہے، اگر محلے سے کسی نے جماعت قائم نہ کی تو سب گنہگار اور اگر کچھ لوگوں نے جماعت سے پڑھ لی اور باقی کچھ نے گھر میں پڑھ لی تو کچھ گناہ نہیں۔

درمختار، جلد1، صفحہ 98 پر ہے:

والجماعۃ فیھا سنۃ علی الکفایۃ فی الاصح فلو ترکھا اھل مسجد اثموا، لالو ترک بعضھم

ان میں (اصح) زیادہ صحیح قول کے مطابق سنتِ کفایہ ہے، اگر تمام اہل مسجد نے اسے ترک کیا تو گنہگار ہوں گے اور کچھ نے (تراویح کی جماعت) ترک کی تو گنہگار نہیں۔

فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ 462 پر ہے:

"اگر اہل محلہ اپنی اپنی مسجد میں اقامت جماعت کریں اور ان میں بعض گھروں میں

تراویح تنہا یا جماعت سے پڑھے تو حرج نہیں"

اب رہا یہ کہ گھر میں کیسے جماعت بنے اگر کوئی حافظ نہ ہو تو؟ اس کا جواب یہ ہے کہ 20 رکعت کا پڑھنا ضروری ہے، پھر چاہے آخری پارے کی چھوٹی چھوٹی آیتوں سے 20 رکعت پوری کرلی جائے تب بھی گناہ نہیں، ورنہ تو عورتوں میں کون سی حافظہ ہوتی ہیں؟ تو وہ کیسے پڑھتی ہیں، ظاہر ہے جو سورت یاد ہوتی ہیں انہیں سے پڑھتی ہیں، تو گھر میں ایسا شخص جو قابلِ امامت ہو تو جماعت قائم کی جاسکتی ہے ٹھیک ویسے ہی اگر شوہر امامت کے قابل ہے تو بیوی اس کے ساتھ جماعت بناسکتی ہے اور 20 رکعت تراویح پڑھ سکتے ہیں اور اگر بالفرض کسی دن کی تراویح رہ جائے تو اس کی قضا نہیں اور نہ آگے پڑھنا بند کریں، شیطان نے لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا ہوا ہے کہ اگر تراویح ایک دن بھی چھوٹ جائے تو پہلے اس کی قضا کرنی پڑتی ہے اور یہ بھی کہ تراویح چھوٹے تو اب آگے نہیں پڑھ سکتے، کیونکہ پھر جھوٹ جائے گی، یہ دونوں باتیں غلط ہے۔

فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 463 کر ہے:

"تراویح اگر ناغہ ہو تو ان کی قضا نہیں"

اب رہا عورتوں کی جماعت کا مسئلہ تو عورت کو جماعت سے نماز پڑھنا گناہ ہے، چاہے کوئی بھی نماز ہو، ایک صورت جائز ہونے کی یہ ہو سکتی ہے کہ اگر مرد امام ہے اور عورت اس کی محرم یا بیوی ہے تو با۔جماعت نماز پڑھ سکتے ہیں۔ جیسا کہ فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 492 پر ہے:

"اور اگر جماعت میں جتنی عورتیں اس کی محرم یا بیوی یا حدِ شہوت تک نہ پہنچی لڑکیوں کے علاوہ (کوئی) نہیں تو (جماعت سے نماز پڑھنا) بلا کراہت جائز ہے اور نا۔ محرم (شہوت کو پہنچی ہوئی) ہو تو مکروہ بہر حال۔"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ:

عورت کو بھی تراویح پڑھنا ضروری ہے نہ پڑھے گی تو گنہگار ہو گی۔

عورت کو جماعت سے تراویح جائز نہیں، تنہا پڑھے مگر امام اگر اس کا شوہر بنے یا کوئی محرم (باپ، بیٹا، بھائی) تو عورت کو ان کے پیچھے جماعت سے تراویح بلکہ فرض نماز بھی ادا کر سکتی ہے۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:20

سلام، آٹو میٹک مشین میں پاک اور ناپاک کپڑے ایک ساتھ دھونا کیسا، جب کہ وہ مشین تین بار پانی لے کر دھوتی ہے ایک بار دھو کر پھر اسپن کرتی ہے اسی طرح دو بار اور رہنمائی فرمایئے گا۔

جواب:20

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اگر مشین میں سارے کپڑے پاک ہیں کوئی ناپاک کپڑا اس میں شامل نہیں تو حرج نہیں کپڑے پاک ہو جائیں گے اور اگر پاک ناپاک مکس ہے تو چاہیے کہ پہلے ناپاک کپڑوں کو الگ کر کے صاف پانی سے پاک کرے یعنی جو گندگی کی جگہ ہے اسے صاف کر کے دھوئیں، ورنہ ناپاک اور پاک مکس کر کے پانی میں ڈالنے سے سارے کپڑے ناپاک ہو جائیں گے اور ایسا کرنا گناہ ہے۔

خواتین کے لیے یہ مسئلہ بہت غور کرنے کا ہے اور گھروں میں اکثر عورتیں اس سے غافل ہوتی ہیں، یاد رکھیں کہ مشین ہو یا بالٹی اگر اس میں ناپاک کپڑے ڈال کر پانی بھر دیا اور اسی پانی میں پھر پاک کپڑے بھی ملا دیے تو ایسا کرنے والا / والی گنہگار ہو گا / ہو گی کہ پاک چیز کو بلا وجہ ناپاک کرنا حرام ہے۔

اعلی حضرت، امامِ عشق و محبت شاہ امام احمد رضا حنفی قادری بریلوی فتاوی رضویہ، جلد 1، صفحہ 792 پر فرماتے ہیں:

"بلا ضرورت پاک شے کو ناپاک کرنا ناجائز و گناہ ہے۔"

اور فتاوی رضویہ، جلد 4، صفحہ 585 پر فرماتے ہیں:
"جسم یالباس بلاضرورتِ شرعیہ ناپاک کرنایہ حرام ہے۔"

لٰہذاپوچھی گئی صورت میں مشین یاکسی بھی چیز میں پاک یاناپاک کپڑے ایک ساتھ بھگا دیناگناہ ہے، چاہیے کہ پہلے ناپاک کپڑوں کو الگ کرکے صاف پانی سے پاک کریں، یعنی جوگندگی کی جگہ ہیں اسے صاف کرکے دھوئیں، ورنہ بالٹی میں صرف ناپاک کپڑے ڈال کر نل کھول دیں، یامشین میں صرف ناپاک کپڑے پہلے ڈالیں اور اوپر سے مشین میں پانی بھریں اور نیچے سے پائپ کھول دیاجائے اور پانی بہنے دیں، (پھر چاہے تو ہاتھ سے بھی مل لیں) جب یقین ہو جائے کہ اب ناپاکی چھوٹ چکی ہو گی اور ناپاک پانی بھی مشین سے نکل گیاتواب پاک کپڑے اس میں ڈال کر اپنے رواج کے مطابق دھوسکتے ہیں۔
اب رہایہ کہ اگر کسی نے دونوں طرح کے کپڑے (پاک اور ناپاک) ایک ساتھ مشین میں ڈال دیے توسب ناپاک ہوگئے؟ اور مشین کے پانی نکالنے کااعتبار نہیں مگر جب ان کپڑوں کو الگ الگ ٹنکی میں پانی نکالا جاتا ہے تو وہ پاک ہو جاتے ہیں اور ٹنکی میں پانی نکالتے وقت 3 بار دھو کر نچوڑنا شرط نہیں ہے، جیسا کہ فقیہِ اسلام قاضی ملے، مفتیٔ امت، نائبِ مالکِ جنت، صدر الشریعہ، حضرت علامہ مولانا الحاج، الحافظ، المفتی محمد امجد علی اعظمی فتاوی امجدیہ، جلد 1، صفحہ 35 پر لکھتے ہیں،
"(3 بار دھونے اور نچوڑنے کا) حکم اس وقت ہے جب تھوڑے پانی میں دھویاہو اور اگر حوض کبیر میں دھویاہو، یا (نل، پائپ، لوٹے وغیرہ کے ذریعے) بہت ساپانی اس پر بہایا، یابہتے پانی میں دھویاتونچوڑنے کی شرط نہیں۔"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ:

پاک ناپاک کپڑے ایک ساتھ مشین میں دھونے والی عورت گنہگار ہے، اس پر اب تک ایسا کرنے کی وجہ سے توبہ کرنا ضروری ہے اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا خیال رکھے اور ناپاک کپڑوں کا پانی پہلے نکال لیں اور پاک کر لے پھر مکس کریں اور اگر مکس کر دیے تو سب ناپاک ہو جائیں گے اور جب بعد میں ٹنکی سے ایک کپڑے کا صحیح سے پانی نکالا جائے گا تو ایک کے بعد ایک پاک ہوتے رہیں گے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:21

کبھی ماں باپ اپنی اولاد کو کوستے ہیں کسی کی توزبان بہت بری ہوتی ہے کچھ بھی کہہ دیتے ہیں تو کیا اولاد پہ وہ لعنت بیٹھتی ہے جب اولاد کی غلطی نہ ہو بس ماں کا مزاج ہی غصیل ہو؟ کبھی بھائی بہن میں تکرار ہوتی ہے غصے میں بولتے ہیں تو مر گئی میرے لیے، کہارستہ ختم ہو جاتا ہے؟

جواب:21

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عورت جس وضوحات سے جہنم میں جائے گی اس میں سے ایک کوسنا اور لعنت کرنا بھی ہو گا، مگر جو بد۔دعا دی گئی اور قبولیت کی گھڑی ہوئی تو بد۔دعا اثر لائے گی اور حدیث میں کوسنے بد۔دعا دینے کو منع کیا گیا، مگر اللہ (بلاوجہ شرع) بد۔دعا کو اتنی جلدی قبول نہیں کرتا جیسے عام دعا کو۔

حدیث میں ہے:

"اپنی جانوں پر بد۔دعا نہ کرو اور اپنی اولاد پر بد۔دعا نہ کرو اور اپنے خادموں پر بد۔دعا نہ کرو، کہیں قبولیت کی گھڑی سے موافق نہ ہو۔"

ترمذی میں حضور نے فرمایا:

انّی سألت اللہ أن لا یقبل دعاء حبیب علی حبیبه

(بیشک میں نے اللہ سے سوال کیا کہ کسی پیارے کی پیارے پر بد۔دعا قبول نہ فرمائے)

تفسیر صراط الجنان جلد 4، صفحہ 291 پر ہے:

"اگر اللہ لوگوں کی بد۔ دعائیں جیسے کہ وہ غصے کے وقت، اپنے لیے، اپنے اہل و اولاد اور ماں کے لیے کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم ہلاق ہو جائیں، خدا ہمیں غارت کرے، برباد کرے اور ایسے ہی کلمے اپنی اولاد اور رشتے دار کے لیے کہہ گزرتے ہیں، جسے اردو میں کوسنا کہتے ہیں، اگر وہ دعا ایسی جلد قبول کر لی جاتی جیسے جلدی وہ دعا خیر قبول ہونے میں چاہتے ہیں تو ان لوگوں کا خاتمہ ہو چکا ہوتا اور وہ کب کہ ہلاک ہو گئے ہوتے لیکن اللہ اپنے کرم سے دعائے خیر قبول فرمانے میں جلدی کرتا ہے اور دعائے بد کے قبول میں نہیں۔"

رہا لعنت کرنا تو لعنت کرنا کافر پر بھی جائز نہیں، تو مسلمان (اولاد) پر کیسے جائز ہو جائے گی۔

صحیح مسلم میں ہے:

"بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن گواہ و شفی نک ہوں گے۔"

ابو داؤد میں ہے:

"مسلمان کی لعنت مثل اس کے قتل کے ہے۔"

صحیح بخاری میں ہے:

"میں نے عورتوں کو دوزخ میں با۔ کثرت دیکھا۔
فرمایا کس وجہ سے کہا تم لعنت بہت کرتی ہو۔"

فضائلِ دعا صفحہ 188 پر ہے:

"کسی مسلمان پر لعنت نہ کرو یوں ہی مچھر جانور پر بھی لعنت منع ہے۔"

لہٰذا ان دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کسی بھی مسلمان پر لعنت کرنا منع ہے چاہے وہ گناہِ کبیرہ کرتا ہو کہ ایمان اس کے ساتھ ہے اور کبیرہ سے ایمان نہیں جاتا، اس سے ان عورتوں کو عبرت لینی چاہیے جو غیر تو غیر بات۔بات پر اپنی اولاد اور شوہر اور گھر والوں کو لعنت کرتی ہیں، اسی وجہ سے جہنم میں زیادہ ہیں۔

فقط کہہ دینے سے رشتہ ختم نہیں ہوتا۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:22

عورت کو حیض کی مدت سے زیادہ خون آتا ہے وہ اس وجہ سے نماز ادا نہیں کرتی اور خون بند ہونے کے باوجود وائٹ ڈسچارج ہوتا ہو اور یہ نہیں تو اس کو پیشاب کے قطرے نکلنے کا بھی مسئلہ ہے اور سجدے کی حالت میں ریح نکلنے کا اندیشہ، ان سب وضوحات کی وجہ سے وہ کبھی نماز نہیں پڑھ پاتی ایسے میں اس عورت پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ برائے کرم جواب تفصیل اور دلیل سے سمجھائے تاکہ اس عورت کو نماز کی اہمیت اور شرعی معذور کی اسلام میں کیا رعایت ہے سمجھ میں آجائے جزاک اللہ خیرا۔

جواب:22

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حیض کی مدت زیادہ سے زیادہ 10 دن ہے اگر اس سے زیادہ خون آئے تو حیض نہیں بیماری ہے، دیکھیں بہار شریعت، جلد1، صفحہ 372 پر ہے:

حیض کی مدت کم سے کم 3 دن (72 گھنٹے) اور اس سے ایک منٹ بھی کم ہو تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ 10 دن ہے۔

اسی طرح عورت کے اگلے مقام سے نکلنے والی سفید رطوبت جس میں خون نہیں ہوتا وہ غسل فرض نہیں کرتی نہ وضو کو توڑتی ہے اسی طرح۔

بہار شریعت، جلد1، صفحہ 304 پر لکھا ہے:

عورت کے آگے سے جو خالی رطوبت بے۔ آمیزش خون (بغیر خون ملے) نکلے وضو توڑنے والی نہیں اگر کپڑے پر لگ جائے تو کپڑا ابھی پاک ہے۔

رہا قطرہ آنا تو اگر قطرہ لگا تار آتا ہے یعنی کوئی وقت نماز کا ایسا نہیں گزرتا کہ وضو رہ سکے یہ شرعی عذر ہے، ایک وضو سے جتنی نماز پڑھے گی ہو جائے گی اور وقت ختم ہونے سے وضو ٹوٹ جائے گا اور ایسی صورت میں عورت کو چاہیے کہ آگے کے مقام میں کوئی کپڑا یا (Pad) استعمال کرے اور نماز سے پہلے وضو کر کے اسے نکال دے اور بعد نماز پھر لگا لے تا کہ ہر بار قطرے سے شلوار خراب نہ ہو اور اس مرض کا علاج بھی کرائے اور اگر ریح کا مسئلہ ایسا ہے کہ قیام میں ریح نہیں آتی مگر سجدہ کرے گی تو ریح یقیناً خارج ہو گی اور سجدہ نہ کرے تو ریح خارج نہیں ہو گی تو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا اختیار ہے اور سجدہ اشارے سے کرے کیونکہ جو سجدے پر قادر نہیں تو قیام بھی اس پر سے معاف ہے، یعنی اب وہ بیٹھ کر بھی پڑھے تو نماز ہو گی دیکھیں بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 510 پر:

اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔

جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں آتا تو اسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے۔

لٰہذا اگر سجدہ کرنے سے قطرہ آتا ہے یا ریح نکلتی ہے تو بیٹھ کر نماز پڑھی جائے گی اس صورت میں نماز معاف نہ ہو گی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:23

ہمارا سوال ہے کہ کیا حیض والی عورت مسجد جاسکتی ہے؟

جواب:23

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نہیں جاسکتی، کیونکہ ناپاکی کی حالت میں مسجد میں جانا مرد اور عورت دونوں کو حرام ہے۔

بہار شریعت میں مسجد کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حیض و نفاس والی عورت کو مسجد کی چھت پر بھی جانا حرام ہے کیونکہ وہ بھی مسجد ہی کے حکم میں ہے۔

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ 645)

جس بدن پر نجاست (گندگی) لگی ہو اسے مسجد میں جانا منع ہے۔

(در مختار، جلد2، صفحہ 517)

بچہ اور پاگل جن سے گندگی کا خطرہ ہو مسجد لانا حرام ہے۔

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ 645)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:24

ہمیں یہ ارشاد فرمائیں کہ کیا منگنی ہو جانے کے بعد لڑکی اپنے ہونے والے شوہر سے کال پے بات کر سکتی ہے، ایک امام صاحب کہتے بالکل نہیں کر سکتی گناہ ہے حرام ہے کیا سچ میں گناہ ہے؟

جواب:24

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام صاحب نے صحیح فرمایا، مگر تحقیق یہی ہے کہ اس میں ایک ہی صورت مباح کی ہو سکتی ہے کہ اگر شوہر عالم دین یا قاضیٔ اسلام یا مفتیٔ اسلام ہے اور ان کے پاس اور بھی عورتیں فون وغیرہ کرتی ہیں اور فون پر کوئی مسئلہ پتا کرتی ہیں تو پھر اس کا کیا جرم، (جب کہ وہ کوئی عالمہ نہ ہو)

بس اتنی اجازت ہے بطورِ سائل دین کا مسئلہ ہو جیسے کہ آج۔ کل پروگرام میں بھی مفتی صاحب کو عورتیں کال کرتی ہیں اور مسئلہ پتا کرتی ہیں جب کہ وہ بھی غیر ہوتی ہیں اسی طرح یہ بھی بس دین کی رہنمائی لے سکتی ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں۔

(اور یہ بھی حکم بس علماء مفتی وغیرہ کے لئے ہے، عام لوگوں کو تو اس کی بھی اجازت نہیں) کیونکہ سب کے ہونے والے شوہر عالم ہو ضروری نہیں اس لئے امام صاحب نے صحیح کہا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:25

بعض لوگ تلاوتِ قرآن کرتے ہیں خاص کر رمضان میں بنا ہی آواز کے اور اسی طرح قرآن خوانی میں، بچے یعنی چپ چاپ انگلی چلاتے رہتے ہیں اور یہی حال عورتوں کا گھروں میں ہوتا ہے، تو اس طرح قرآن بے۔ آواز پڑھا ہوا ہے یا نہیں، اسے ایصال ثواب کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:25

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بغیر آواز دل میں قرآن کو پڑھنے یا صرف دیکھنے سے پڑھنے کا ثواب نہیں ملے گا، صرف دیکھنے کا ملے گا اور اسے چھونے کا (اگر انگلی رکھ کے پڑھا)

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:26

اگر کسی خاتون کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہو اور اس کے بچے اسلام سے بالغ ہوں مگر دنیاوی طور پر نہیں اور وہ پڑھ رہے ہوں اور اس خاتون کا کوئی ذریعہ نہ ہو پیسے کا اس پے فکس ڈپازٹ اور بینک کا انٹریسٹ لینا حرام ہو گا یا جائز؟

جواب:26

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جائز ہو گا، اور یہ خاص اس عورت کے لیے ہی نہیں ہند کے بینک سے جو ایکسٹرا رقم ملتی ہے وہ جائز ہے وہ سود نہیں ہے، (جب کہ بینک کفار کا ہو)

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:27

غیبت کرنے سے کیسے بچا جا سکتا ہے اور غیبت کرنے والوں کا عذاب کیا ہے؟

جواب:27

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غیبت کرنا حرام ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اور غیبت سننے والا بھی کرنے والے کی طرح گنہگار ہوتا ہے۔

غیبت اور اس کی مذمت پر بحث طویل ہے۔

مگر یہاں مختصر بیان کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ قبول کرے اور ہمیں اس مہلقاتِ خبیثہ سے بچنے کی توفیق دے۔

قرآن پاک سورہ حجرات، آیت 12 میں اللہ کا ارشادِ پاک ہے:

اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے، تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔

غیبت عزت کو ختم کر دیتی ہے اس لئے اسے مال اور خون کے ساتھ ذکر کیا گیا۔

مسلم شریف کی حدیث میں ہے:

ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، بغض وعداوت نہ رکھو، نفرت دلانے والے کام نہ کرو، نہ آپس میں بے۔رخی اختیار کرتے ہوئے قطعِ تعلق کرو، نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو اور اے اللہ کے بندوں بھائی بہن بن جاؤ۔

اور فرماتے ہیں مدینے کے تاجدار:
غیبت سے بچو بیشک غیبت زِنا سے بھی سخت تر ہے۔
میں شب معراج ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو اپنے چہروں کو اپنے ناخونوں سے نوچ رہے تھے یہ لوگ غیبت کرتے اور ان کی آبرو ریزی کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی جانب وحی فرمائی جو غیبت سے توبہ کر کے مراوہ آخری شخص ہو گا جو جنت میں جائے گا اور جو غیبت پر قائم رہتے ہوئے مراوہ پہلا شخص ہو گا جو جہنم میں داخل ہو گا۔
اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ غیبت فقط زبان سے ہی نہیں بلکہ آنکھ سے، ہاتھ سے، اشاروں سے لکھ کر فون پر، sms پر بھی ہو سکتی ہے۔
غیبت سننے سے کس طرح بچے اس کی رہنمائی کرتے ہوئے میرے آقا حجۃ الاسلام امام غزالی اپنی مقبولِ دوجہاں تصنیف احیاء العلوم، جلد 3، صفحہ 443 پر فرماتے ہیں:
اگر وہاں سے اٹھ کر جا سکتا ہے یا گفتگو کا رخ بدل سکتا ہے تو ایسا ہی کرے ورنہ گنہگار ہو گا۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:28

حضرت قرآن شریف آواز سے پڑھنا ضروری ہے یا ہم بنا آواز کے بھی تلاوت کر سکتے ہیں؟

جواب:28

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن آواز سے پڑھا جائے گا، کم سے کم اتنی آواز ہو کہ خود کہ کان سن لیں، اگر دل دل میں پڑھا اور منھ بند ہے جیسا کہ اکثر عورتیں پڑھتی ہیں تو وہ پڑھا ہوا نہیں مانا جائے گا۔ ہاں قرآن دیکھنے اور چھونے کا ثواب ہی ملے گا وہ بھی اگر انگلی رکھ کر پڑھا اگر بس دیکھا اور انگلی بھی نہ رکھی تو بس دیکھنے کا ثواب اور اگر اسی طرح نماز میں بھی کسی کی عادت ہے کہ قراءت اتنی آہستہ کرتا ہے کہ خود بھی نہیں سن پاتا بس نیت باندھی اور دل میں نماز پوری پڑھ لی تو اس طرح نماز بھی نہیں ہوتی، جیسا کہ بہار شریعت، جلد1، صفحہ 544 پر ہے:

قراءت میں اتنی آواز درکار ہے کہ اگر کوئی شور و گل نہ ہو تو خود سن سکے، اگر اتنی آواز بھی نہ ہو تو نماز نہ ہو گی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:29

نماز پڑھتے وقت آواز کتنی تیز ہونی چاہیے؟

جواب:29

کم سے کم اتنی آواز ہو کہ خود کے کان سن لیں اور دل دل میں نماز پوری پڑھ لی تو اس طرح نماز بھی نہیں ہوتی۔

بہار شریعت، جلد1، صفحہ 544:

اور بعض لوگ جو تنہا نماز پڑھتے وقت صرف ہونٹ ہلاتے ہیں یا دل دل میں پڑھتے ہیں، یہ پڑھنا نہیں اور اس طرح نماز نہیں ہوتی۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:30

کیا پلاسٹک کے کنگن یا کچھ بھی پہننے سے نماز ہو جاتی ہے؟

جواب:30

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پلاسٹک کے کنگن چوڑی وغیرہ پہن کر نماز ہو جائے گی۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:31

بہت لوگوں کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جس لڑکی کے ہاتھ میں چوڑیاں یا کڑے نہیں ہوتے ان کے ہاتھ کا پانی پینا حرام ہے؟

جواب:31

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عورت کو بغیر زیور کے رہنا مکروہ ہے مگر ایسی عورت کے ہاتھ کا پانی پینا گناہ نہیں، کہ گناہ کو ثابت کرنے کے لیے کم سے کم ترکِ سنتِ مؤکدہ کی عادت یا واجبات کا 3-2 بار ترک کرنا یا فرض کا 1 بار ترک ضروری ہے یا پھر حرام کا ایک بار کرنا یا مکروہِ تحریمی کی عادت بنانا وغیرہ کا پایا جانا چاہیے اور چوڑی نہ ہونے سے ان میں سے کچھ بھی ثابت نہیں ہو رہا ہے لہٰذا نہ بغیر چوڑی رہنا گناہ ہے نہ اس کے ہاتھ کا پانی پینا گناہ۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:32

اگر کوئی عورت کو بچہ پیدا ہو تو کیا 40 دن تک جب تک وہ نفاس سے ہوتی ہے اس درمیان اپنے شوہر کے ساتھ ہمبستر ہو سکتی ہے یا ایسا کرنے پر دونوں میاں بیوی کسی گناہ کے حقدار ہوں گے؟

جواب:32

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لوگوں کی یہ غلط فہمی ہے کہ نفاس ہر حال میں 40 دن تک رہتا ہے جب کہ یہ غلط ہے نفاس کی مدت زیادہ سے زیادہ 40 دن ہوتی ہے، مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ساری عورت 40 دن میں ہی پاک ہو بلکہ اگر خون 10 دن بعد رک گیا تو نفاس ختم ہو جاتا ہے اور 11 وے دن عورت پر سارے احکام کی پیروی ضروری ہے مثلاً نماز، روزہ وغیرہ اگر کسی کو 40 دن ہی خون آئے تو نفاس ہے اس سے زیادہ آئے تو بیماری تو جو دن نفاس کے ہے ان دنوں میں شوہر کے ساتھ ہمبستری کرنا حرام ہے اور اگر حلال جانے تو کفر ہے بلکہ ناف سے گھٹنے تک با۔ شہوت چھونا بھی گناہ ہے اسی طرح اگر بیوی کے ساتھ سونے میں شہوت پر قابو نہ کر سکے گا (اور وطی کر لے گا) تو اس کے ساتھ سونا بھی حرام ہے اور گناہ بلکہ بستر الگ رکھے اور اگر جماع نہ کرے گا تو ساتھ سو سکتا ہے بوسہ وغیرہ لینا جائز ہے۔

بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 382 پر ہے:

ہمبستری اس حالت میں (حیض اور نفاس) میں حرام ہے ایسی حالت میں ہمبستری جائز جاننا کفر ہے، ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن کو مرد اپنے کسی حصے سے چھونا جائز نہیں (جب کہ کپڑا نہ ہو) (ہاں، اگر کپڑے کے اوپر سے چھوا کہ گرمی محسوس نہ ہوئی تو جائز)

ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی ہرج نہیں (یعنی ناف کے اوپر سر تک پورے جسم پر بوسہ لے سکتا ہے اور ہاتھ بھی جسم پر لگا سکتا ہے اسی طرح گھٹنوں سے نیچے)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:33

کیا حیض والی عورت نیاز کا کھانا پکا سکتی ہے، لوگ کہتے ہیں ناپاک عورت نیاز کے لیے کھانا نہیں پکا سکتی اور کیا حدیث پنج سورہ یا کوئی دینی کتاب اٹھایا پڑھ سکتی ہے؟ اگر وہ ہندی میں ہو یا عربی میں جواب عنایت فرمائیں۔

جواب:33

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایسی عورت کھانا پکا سکتی ہے پھر چاہے کھانے کے لیے ہو یا نیاز کے لیے اگر کھانا ناپاک ہو جائے گا تو نیاز تو دور کھایا بھی نہیں جا سکتا یہ محض شریعت سے بے۔ خبری ہے اور ایسی (حیض والی) عورت اپنے وظیفے بھی اسی حال میں پڑھ سکتی ہے مگر قرآن کی نیت سے کوئی قرآن کی آیت پڑھ بھی نہیں سکتی مگر دعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے جیسے کھاتے وقت بسم اللہ وغیرہ ویسے بسم اللہ بھی قرآن ہے مگر اسے دعا کے طور پر پڑھا جا سکتا ہے اسی طرح شجرہ کے وظیفے بھی پڑھے جا سکتے ہیں مگر قرآن کا چھونا اور قرآن کی نیت سے قرآن یا کوئی سورت، آیت پڑھنا حرام ہے جیسا کہ بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 326 پر ہے:۔

جس کو نہانے کہ ضرورت ہو (ناپاک) اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن کو چھونا یا بے۔ چھوئے دیکھ کر زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کی تعویذ لکھنا یا ایسی تعویذ چھونا حرام ہے۔

اس کے سوا حدیث یا دینی مسئلوں کی کتاب پڑھ سکتے ہیں حرام نہیں نہ گناہ مگر مکروہ ہے اور اس کتاب میں آیتِ قرآنی کا وہی حکم ہو گا جو بیان ہوا یعنی اس کا چھونا حرام ہو گا جیسا کہ

بہار شریعت، جلد1، صفحہ 327 پر ہے:

ان سب (ناپاک، بے۔وضو) کو فقہ، تفسیر اور حدیث کی کتابوں کو چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کپڑے سے چھوا تو ہرج نہیں، اسی طرح ان کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:34

حضرت عورت اپنے سر کے بال کٹا سکتی ہے یا ایسا کرنا گناہ ہے؟

جواب:34

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عورت کو مردانہ بال کرانا حرام ہے اور حدیث میں ایسی عورتوں پر لعنت کی گئی اور اس طرح کٹوانا بھی منع ہے کہ جس میں آگے کچھ بال ماتھے پر گرے رہتے ہیں جنہیں عام زبان میں "لٹ" کہتے ہیں اور وہ غیر مرد کی نظر میں آتے ہیں، اس کے سوا اگر بالوں کی نوک کٹوائی جائے جس سے بالوں کا لمبا ہونا رک جاتا ہے یا دومنھ بال ہو جاتے ہیں پھر آگے نہیں بڑتے تو ایسی صورت میں نوک کٹوا کر دومنھ بال کٹوائے جاسکتے ہیں مگر خود کاٹے یا کسی عورت سے کٹوائے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ وہ کٹے ہوئے بال پر بھی غیر مرد کی نظر پڑنا گناہ ہے، اگر بال ایسی جگہ ڈالے جہاں غیر مرد کی نظر پڑے تو عورت گنہگار ہو گی، لہٰذا اس بات کا بھی احتیاط رکھا جائے اور یہ احتیاط کنگھی کرتے وقت بھی رکھا جائے جیسا کہ بہار شریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ 92-91 پر ہے:

جس عضو (پارٹ) کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے اگر بدن سے جدا بھی ہو جائے تو اب بھی اس کی طرف نظر کرنا ناجائز رہے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:35

حضرت عورتوں کا میکپ کرنا کیسا ہے ؟لپسٹک وغیرہ وہ استعمال کر سکتی ہیں یا نہیں ؟

جواب:35

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اپنے شوہر کے لیے جائز ہے اور غیر کے لیے حرام، غیر شادی شدہ لڑکی کو بھی جائز ہے لپسٹک میں اگر کوئی ناجائز کیمکل ہے تو ناجائز ورنہ جائز، مگر اس کی اتنی موٹی پرت لگانا کہ وضو کا پانی ہونٹ تک نہ پہنچے تو وضو نہیں ہو گا ورنہ ہو جائے گا، لپسٹک میں ہماری رائے تو یہی ہے کہ اس سے پرہیز ہی کرنا چاہیے کیونکہ اس زینت کا غیر مرد پر اظہار ضرور ہوتا ہے، مثلاً گھر میں دیور جیٹھ سے اور یہ نہیں تو گھر آئے مہمان سے، ہاں اگر گھر میں سوائے شوہر یا اولاد یا عورتوں کے کوئی نہیں تو ہرج نہیں۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:36

حضرت کچھ عورتوں کو دیکھا ہے جو ہندوانا طور طریقے پے چلتی ہیں جیسے ساڑی پہنتی ہیں بندیا لگاتی ہیں نیل پالش لگاتی ہیں یہ سب کرنے والی صحیح یا نہیں؟

جواب:36

ساڑی پہننا جائز ہے، جب کہ غیر مرد کی نظر میں آنا نہ پڑے مثلاً گھر پر شوہر اور چھوٹے بچے یا مسلمان عورت ہو ورنہ ستر کا کھولنا حرام ہو گا۔

بندیا لگانا عرف پر مبنی ہے اگر وہاں کی عورتیں لگاتی ہوں اور دوسری عورتیں اسے دیکھ کر کانا فوسی نہ کرے تو ہرج نہیں، مگر ساڑی کے ساتھ بندیا لگانا اور سخت ہے اور بندیا لگے ہوئے وضو نہیں ہو گا اور اگر بندیا بھی گھر میں لگائے اور وضو میں ہٹالے تو پھر ہرج نہیں، نیل پالش کے متعلق ایک سوال کے جواب میں مفتیٔ اعظم ہالینڈ مفتی عبد الواحد قادری فتاوی یورپ صفحہ 107 پر لکھتے ہیں:

لپسٹک اور ناخون پالش جس میں حرام اور ناپاک چیز کی ملاوٹ ہو، ان کا استعمال مسلمان عورتوں کے لیے حرام ہے اور اس کے لگے رہنے کی صورت میں نہ وضو صحیح نہ غسل اور نہ نماز، ہاں اگر اس کے ساتھ فارمولہ بھی موجود ہو جس سے ظنِ غالب ہو کہ اس میں کوئی حرام چیز کی ملاوٹ نہیں تو اس کا استعمال عورتوں کے لیے جائز ہے، وہ سامانِ زینت اور عورتوں کو زینت روا (جائز) ہے۔

ہاں، اگر لپسٹک اور ناخون پالش کی پرت وضو میں ہونٹ اور ناخون پر پانی بہنے سے روکتی ہے تو وضو غسل میں اسے صاف کرنا ہو گا، ورنہ یہ طہارت میں رکاوٹ ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:37

بیوی اگر حیض (پیریڈس) سے ہے تو اس سے دور رہنا چاہیے، پیریڈس کا میکسمم ٹائم 7 دن ہوتا ہے لیکن الگ۔ الگ عورتوں کے لیے الگ۔ الگ ہوتا ہے تو کیا پورے 7 دن دور رہنا چاہیے یا 3 یا 4 دن میں اگر پاک ہو جاتی ہے تو ہمبستری کی جا سکتی ہے؟

جواب:37

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عورت جب پاک ہو جائے تو شوہر اس سے حقِ زوجیت ادا کر سکتا ہے اور الگ۔ الگ عورتوں کی عادت کے مطابق الگ۔ الگ وقت ہوتا ہے، کوئی 4 دن پاک تو کوئی 8 دن میں آپ کے سوال میں پیریڈس کا ٹائم 7 دن بیان کیا؟ یہ آپ نے کہاں پڑھا یا سنا؟؟

بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 372 پر ہے:

حیض کی مدت کم سے کم 3 دن (72 گھنٹے) اور اس سے ایک بھی منٹ کم ہو تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ "10" دن ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:38

عورت اگر حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے پھر اسے وضو یا غسل کرنے کے لیے پانی میسر نہ ہو تو کیا وہ نماز پڑھ سکتی ہے؟ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہو گی ایم اکمل عطا قادری کشمیر

جواب:38

اگر تیمم کی شرائط پائی جائے تو پانی نہ ہونے پر حیض والی عورت نماز کے لیے تیمم کرے۔

بہار شریعت، جلد1، صفحہ 352 پر ہے:
عورت حیض نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:39

حضرت کیا حاملہ (پریگنینٹ) عورت کا طلاق ہو جائے گا؟ پلیز ذرا تفصیل سے بتائیں۔

جواب:39

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس سوال میں تفصیل کی کہاں ضرورت ہے بس جواب ہی چاہیے ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ طلاق ہو جائے گا۔

فتاویٰ فیض الرسول، جلد2، صفحہ 111 پر ہے:

حالتِ حمل اور غصے میں طلاق ہو جائے گی۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:40

کیا فرماتے علمائے اہل سنت اس بارے میں کہ جو کپڑا پہننا حرام ہے (مثلاً مرد کو ریشم والا، عورت کو مردانہ وغیرہ۔وغیرہ) اسے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب:40

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایسی نماز مکروہِ تحریمی ہو گی، اس طرح نماز پڑھنے سے گناہ بھی ہو گا اور توبہ کرنا بھی واجب اور نماز کا پھر سے پڑھنا واجب ہے جیسا کہ

فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ 102 پر ہے:

ناجائز لباس کے ساتھ نماز مکروہِ تحریمی ہوتی ہے، اس کا (نماز کا) اعادہ (لوٹانا) واجب ہے۔

در مختار میں ہے:

کل صلوۃ ادیت مع کراھۃ التحریم وجب اعادتھا

یعنی ہر وہ نماز جو کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی ہو اس کا لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:41

اگر کوئی شخص کسی غیر محرم لڑکی کو اپنی بہن بناتا ہے تو کیا یہ شریعت میں جائز ہے کیونکہ کچھ رشتے ایسے ہوتے ہیں کہ خون سے بھی زیادہ قریبی بن جاتے ہیں تو بہن بنانے کے بعد اس سے بات کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:41

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اگر اس کے جواز پر (یعنی جائز ہونے پر) فتوی جاری کر دیا جائے تو ایک عظیم فتنے کا دروازہ کھولنا ہے، پھر تو ہر لڑکا جس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے تو اس کی چھوٹی بہن یا اس کے گھر میں رہنے والی کسی بھی لڑکی کو اپنی منہ بولی بہن بنا لے گا اور آنا جانا شروع اور مقصد بھی حل پھر اکثر دیکھا بھی یہی جاتا ہے کہ جس کہیں شادی کرنا ہو تو پہلے اس کے گھر میں کسی کام کے بہانے آنے جانے کا راستہ کھولتا ہے، اس گھر کے بچوں کو چیز دلا کر وغیرہ۔ وغیرہ میں یہ نہیں کہتا کہ سائل کا مقصد غلط ہو، شریعت نے جسے بہن قرار دیا اور اس سے نکاح حرام کیا وہی شرعی اعتبار سے بہن ہے، اس کے سوا تو سارے مسلمان (حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہونے کی بنا پر) بہن بھائی ہی ہے، پھر الگ سے رشتہ قائم کرنے کی حاجت ہی کیا؟ غیر محرم سے بہن بنا کر رشتہ رکھنا ملنے یا بلا وجہ شرعی بات کرنے کی اجازت نہیں اور جو دل سے بہن مانے یا منہ سے یہ آپ کے اپنے منہ کا کہنا ہے، اللہ نے جس سے آپس میں پردہ فرض کیا ہے اس سے پردہ ہے ورنہ اپنے چچا کی لڑکیاں بھی تو چچا زاد بہن ہے پھر شریعت میں جب ان سے پردہ قرار دیا تو باہر کی بنائی ریڈی۔ میٹ بہن سے کیسے ملنے بولنے کی اجازت ہوگی، اس طرح اپنے منہ سے رشتہ

بدل کر رشتہ بنا لینے والوں کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے سورہ احزاب، آیت 5-4
"یہ تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے اور اللہ حق فرماتا ہے۔"

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:42

کیا میاں بیوی ایک دوسرے کے جسم کے ہر ایک حصے کو چوم (کس) کر سکتے ہے، کہتے ہیں دودھ حلق میں جانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:42

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوائے شرمگاہ کے شوہر بیوی ایک دوسرے کے جسم کے ہر حصے کو چوم چاٹ سکتے ہیں ایک دوسرے کے جسم سے جیسے دل چاہے لطف اندوز ہو سکتے ہیں، جیسا کہ فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ 267 پر ہے:

مرد کے لیے جائز ہے کہ اپنی بیوی کے سر سے لے کر پاؤں تک جیسے چاہے لطف اندوز ہو سوائے اس کے جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔

(یعنی پچھلے حصے سے صحبت کرنا) اور آگے فرماتے ہیں کہ

رہا پستان کو منھ سے دبانا (یا چومنا) تو اس کا حکم بھی ایسے ہی ہے کہ جب بیوی دودھ والی نہ ہو (تو چوم اور منھ سے بھی دبا سکتے ہیں) اور اگر دودھ والی ہے تو مرد اس بات کا لحاظ رکھے کہ دودھ کا کوئی قطرہ اس کے حلق میں داخل نہ ہونے پائے تو بھی (پستان کے دبانے اور چومنے چوسنے میں) ہرج نہیں۔

قرآن پارہ22، سورہ احزاب، آیت 53 میں ہے ہے

"اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا۔"

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:43

حضرت سرکار کے زمانے میں عورت مرد ساتھ نماز پڑھتے تھے؟ اب کیوں نہیں؟

جواب:43

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرکار کے وقت میں جایا کرتی تھیں، مگر بعد میں فتنے کے خوف سے دورِ فاروقی نے منع کر دیا اور حضرت عائشہ نے فرمایا:

لو ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأی من النساء ما رأینا لمنعھن من المسٰجد کما منعت بنو اسرائیل نسائھا رواہ احمد و بخاری و مسلم

(حضور ہمارے زمانے کی عورتوں کو ملاحظہ فرماتے تو انہیں مسجد جانے سے منع کرتے، جیسے بنی اسرائیل نے اپنی عورتوں کو منع کر دیا تھا۔)

فتح القدیر میں ہے:

عمم المتاخرون المنع العجائز والشوب فی الصلوات کلھا لغلبة الفساد فی سائر الاوقات

(فساد کے غلبے کی وجہ سے تمام وقتوں کی نمازوں میں عموماً بوڑھی اور جوان عورتوں کا نکلنا متاخرین علماء نے منع فرمایا ہے)

فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ551 پر ہے:

جب اور فساد پھیلا تو علماء نے جوان و غیر جوان (بوڑھی) کسی کے لیے (حاضرئ مسجد کی) اجازت نہ رکھی۔

عورت کو جماعت سے نماز پڑھنا مکروہ ہے چاہے دن کی نماز ہو یا رات کی، فرض ہو یا تراویح۔
اسی طرح بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 584 پر ہے:
عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں دن کی نماز ہو یا رات کی جمعہ ہو یا عیدین خواہ جوان ہو یا بوڑھی۔

بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 466 پر ہے:
(عورت کی جماعت) خود مکروہ ہے۔
فتاوہ فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 425 پر ہے:
عورتوں کو عید گاہ کی حاضری جائز نہیں۔

اب اس بات سے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہو کہ جب صحابہ کے وقت میں فساد کا خوف ہوا اور انہوں نے مسجد کی حاضری عورت کے لیے منع کر دی، تو آج کا وقت کیسا ہے یہ مجھے آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں آپ خود غور کریں کہ اگر مسجد میں عورتیں لڑکیاں نماز کو جائیں گی تو حال کیا ہو گا، مردوں کا جم گھٹ مسجد کے باہر ہو گا امام سے جوان لڑکے زیادہ میل جول رکھنے لگیں گے دن بھر مسجد میں رہیں گے، باقی آپ خود سمجھدار ہو یہ دور دورِ رسول سے بہتر نہیں برے سے برا تر ہے۔
اور حدیث میں ہے:

گزرا ہوا کل آج سے بہتر تھا اور آج کا دن آن والے کل سے بہتر ہے، تا۔ قیامت اسی طرح ہو گا۔

اب اس حدیث سے صاف ہو گیا کہ پہلے کا گزرا ہوا دن اچھا اور آنے والا اور خراب ہو گا لہٰذا اصحابہ نے جو کیا اور اسے علماء نے باقی رکھا تو اور اچھا کیا۔

حدیث میں ہے کہ حضور نے فرمایا:

انہ سیحدث بعدی اشیاءوان من احبھا الی لما احدث عمر

میرے بعد بہت سی چیزیں ایجاد ہوں گی ان میں سے مجھے وہ سب سے زیادہ پسند ہے جو عمر ایجاد کریں گے۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:44

اگر کوئی عورت یہ کہے کہ میرے اوپر کسی بزرگ کی سواری آتی ہے کیا کوئی ولی کسی عورت پر آسکتے ہیں؟

جواب:44

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایسی عورت مکّار اور جھوٹی ہے، ورنہ جاہل تو ضرور ہے کسی بھی ولی یا انسان کی سواری کسی دوسرے انسان پر نہیں آتی، ہاں۔ کچھ لوگوں پر جنات ضرور آتے ہیں جو اپنے آپ کو ولی کہتے ہیں اور جس پر آتے ہیں اسے اس کی خبر نہیں ہوتی پھر لوگ وہی سمجھ لیتے ہیں جو وہ جن کہتا ہے مثلاً کسی پر جن آیا اور کہا کہ میں غوث اعظم ہوں، اب لوگ اسے سمجھتے ہیں کہ غوث کی سواری آتی ہے اور یہ سب ڈرامہ جنات تفریح کرنے کے لیے کرتے ہیں اور یہ بھی یاد رکھے کہ جن بھی کسی۔ کسی پر آتے ہیں، ہر کسی پر نہیں کچھ لوگوں کا تو خود کا ڈرامہ ہوتا ہے۔

وقار الفتاوی، جلد1، صفحہ 177 پر ہے:

کسی مرد یا عورت پر کسی بزرگ کی سواری نہیں آتی صرف جنات کا اثر ہوتا ہے وہ بھی کسی۔ کسی پر، مگر اس جنات سے سوال کرنا یا آئندہ کا حال معلوم کرنا ناجائز ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:45

عورت اگر بالوں کا جوڑا بنا کر وضو کرے تو وضو ہو گا کی نہیں؟

جواب:45

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عورت نے بالوں کا جوڑا بندھے۔ بندھے وضو کیا تو وضو ہو جائے گا اس میں کسی طرح کا کوئی ہرج نہیں اور اگر غسل کیا تو غسل بھی ہو جائے گا چاہے جوڑے کے بال پورے گیلے ہوں یا نہ ہو پھر بھی غسل ہو جائے گا(بس سر یعنی بالوں کی جڑ میں پانی جانا چاہیے۔)

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:46

میرا سوال یہ ہے کہ عورت آواز سے قرآن شریف کی تلاوت نہیں کر سکتی؟

جواب:46

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن شریف کی تلاوت آواز کے ساتھ ہی کرنی چاہیے اور کم سے کم اتنی آواز جو خود کے کان تک آسکے اور عورت کو اتنی آواز سے قرآن پڑھنا جائز نہیں کہ اس کی آواز غیر مرد کے کانوں تک جائے، اسی طرح مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المسابیح جلد 6، صفحہ 445 پر ہے:

عورت کو اذان دینا، تکبیر کہنا، خوش۔الہان (اچھی آواز) سے اجنبیوں کے سامنے تلاوتِ قرآن کرنا سب منع ہے، عورت کی آواز بھی ستر ہے۔

مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المسابیح جلد 8، صفحہ 59 پر ہے:

جو عورت قاریہ ہو وہ بھی اپنی قراءت عورتوں کو سنائے، مردوں کو نہ سنائے، کیونکہ عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:47

سلام، بیوی کے حقوق تو ہر لڑکی کو عموماً معلوم ہے اس لئے ہندوستانی لڑکی پریشانیوں کے حد سے گزر جانے کے باوجود نہ میکے کی دہلیز پھلانگتی ہے نہ سسرال کی اس لئے حضرت برائے کرم رہنمائی فرمائے کہ 1 شوہر کے حقوق کیا ہے؟ 2 جو بیوی گھر کی ساری ذمے داری ادا کرتی ہو جو شوہر کی ہے اس کے لیے کیا حکم ہے، حضرت تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں جزاک اللہ

جواب:47

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس کی تفصیل آپ کسی کتاب (جنتی زیور، وغیرہ) سے پڑھ لے تو زیادہ بہتر ہے ایک جواب میں سب بتانا ممکن نہیں، کچھ مختصر عرض ہے۔

حدیث میں فرمایا:

تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔

بخاری میں ہے:

کوئی شخص اپنی عورت کو نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے۔

احیاء العلوم میں ہے:

حضور کی آخری وصیت 3 باتوں پر تھیں اور بار۔ بار انہیں ہی دہرا رہے تھے، یہاں تک کہ زبان میں تتلاہٹ اور کلام میں آہستگی آگئی، آپ نے فرمایا۔ نماز کو لازم پکڑو اور جن کے تم مالک ہو ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو، عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو کہ یہ تمہارے ہاتھ میں قیدی ہیں، تم نے انہیں اللہ کی امانت کے ساتھ لیا ہے

اور اللہ کے کلمے کے ساتھ ان کی شرمگاہ کو حلال کیا ہے۔

عورت کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آؤ اور وہ یہ ہے کہ اس سے تکلیف کو دور کرو حالتِ غصہ وغضب میں صبر اختیار کرنا حسنِ اخلاق ہے۔

ان کے ساتھ کچھ نرمی سے کھیل کود اور خوش طبعی بھی کے کی یہ عورت کے دل کو خوش کرنے والا ہے۔

فاروق اعظم کا قول ہے کہ:

آدمی کو اپنے گھر میں بچے کی طرح رہنا چاہیے۔

حضرت لقمان کا قول ہے:

عقلمند کو چاہیے کہ گھر میں بچے کی طرح رہے باہر مرد کی طرح (مراد اپنی بیوی سے پیار محبت کرنے والا زمذاق کرنے والا اس کا دل خوش کرنے والا، نا کہ ہمیشہ غصے والا، مارنے والا)

لقمہ (کھانا) میں اعتدال مرد کو چاہیے کہ نہ تو بلاوجہ تنگی کرے نہ فضول خرچی کرے۔

علم: عورت کو اس کی ضرورت کے علم سے آگاہ کرنا بھی اس کے حاکم (آدمی) کے ذمہ ہے، اسی طرح فرض و واجب کا اس کے وقت پر حکم دینا اور ہر حرام سے بچتے رہنے کی تاکید کرنا ٹھیک ویسے ہی نافرمان عورت کو ادب سکھائے، مگر اس طرح کہ یہ ٹیڑھی پسلی ٹوٹ نہ پائے، اور یہ حدیث بھی ذہن میں رہے عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔

تین دن سے زیادہ عورت سے تعلق نہ توڑے اور مارنے کی ضرورت آئے تو ہلکی مار سے مارے، ورنہ ناراضگی ظاہر کرے، کھانا، بستر الگ کرے، مگر ظلم یا غلام کہ طرح نہ مارے اور جو عورت اپنے شوہر کا حق ادا کرے تو اس کے متعلق فرمایا طبرانی میں ہے:

جو عورت خدا کی فرمانبر داری کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اسے نیک کام کی یاد دلائے اور اپنی عزت اور اپنے مال میں خیانت نہ کرے تو ایسی عورت کے اور شہیدوں کے درمیان جنت میں ایک درجے کا فرق ہو گا۔

ابو نعیم نے حضرت انس سے روایت کیا

عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عزت کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرمانبر داری کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

ترمذی ام سلمہ سے راوی

جو عورت اس حال میں مری کہ اس کا شوہر اس سے راضی تھا وہ جنت میں داخل ہو گی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:48

اگر ہاتھ میں چوڑی یا کچھ نہ پہنے ہو تو پانی مکروہ ہو جاتا ہے یا نہیں اور بنا ہاتھ میں کچھ پہنے وضو اور نماز ہو جاتی ہے ؟

جواب:48

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عورت کو بنا زیور رہنا مکروہ ہے، مگر اس کے ہاتھ کا پانی جائز اور وضو نماز بھی ہو جائے گی، مگر بنا زیور نہیں رہنا چاہیے کچھ نہ کچھ ضرور پہنے اور نہ پہننا مردوں سے مشابہت ہے

حدیث میں ہے

یا علی مر نساء ک لا یصلین عطلا

(اے علی اپنے گھر کی عورتوں کو حکم دو کہ بے۔زیور نماز نہ پڑھے)

اعلی حضرت امام عشق و محبت امام احمد رضا بریلوی فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 127 پر فرماتے ہیں:

عورت کو بالکل بے۔زیور رہنا مکروہ ہے کہ مرد سے مشابہت ہے۔

اور حضرت عائشہ عورتوں کو بے۔زیور نماز کو مکروہ جانتی اور فرماتی: (زیور میں) کچھ نہ پاؤ تو ایک ڈورا (دھاگا) ہی گلے میں باندھ لو۔

اور اسی طرح مہندی لگانا عورتوں کے لیے سنت ہے، یہاں تک کہ ہاتھ بے۔مہندی نہ رکھے کہ عورت کو بے۔مہندی رہنا بھی مرد سے مشابہت ہے اور حدیث میں حضور نے

ایک صحابیہ کو بیعت کرنے سے پہلے فرمایا:
ہم تم کو بیعت نہ کریں گے جب تک کہ تم اپنے ہاتھوں میں تبدیلی نہ لاؤ۔
(یعنی اس خاتون کے ہاتھ بے۔ مہندے تھے، مطلب تمہارے ہاتھ مرد کی طرح سفید ہے، ان میں مہندی سے رنگ کرواس معلوم ہوا کہ عورتوں کو مرد کی طرح چٹے ہاتھ رکھنا مکروہ ہے۔)

مراۃ شرح مشکوٰۃ:
لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ کچھ زیور چوڑی، کڑے، بندے وغیرہ ضرور پہنے رہے (مگر زیور کی آواز غیر مرد کو نہ جائے اور اگر پایل میں گھنگرو ہو تو اسی جھانجھ کر توڑ دے تا کہ آواز نہ ہو) اور کم سے کم ناخون پر ضرور مہندی لگائے ورنہ پورے ہاتھ پر تا کہ حدیث پر عمل ہو جائے (اللہ عمل کی توفیق دے)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:49

نورنامہ پڑھنا کیسا ہے؟ ہمارے یہاں کی خواتین ہر جمعہ کو پڑھتی ہیں کیا یہ جائز ہے؟ کوئی کتاب کی دلیل دیجیے تاکہ میں بتا سکوں برائے کرم۔

جواب:49

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پتہ نہیں آپ کس نورنامہ کی بات کر رہے ہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اب کوئی نئی اور صحیح روایت کے ساتھ شائع ہو چکی ہو اور اگر ایک چھوٹی کتاب نورنامہ جو کافی پرانی عورتوں میں مشہور ہے تو اس کا پڑھنا سننا درست نہیں، پرہیز کرنا چاہیے ایسی محفلوں میں جانے سے بھی اس کی جگہ منت، حاجت کے دیگر اوراد و وظائف کی تلاوت کرنی چاہیے اور گھر میں خیر کے لیے یٰسین وغیرہ اچھا ہے مگر یہ نورنامہ، 16 سیدوں کی کہانی وغیرہ سے بچنا ضروری ہے۔

فتاوی رضویہ، جلد 26، صفحہ 610 پر ہے:

رسالہ منظومہ ہندیہ کہ بنام نورنامہ مشہور است روایتش بے اصل است

(ہندی زبان میں لکھا رسالہ نورنامہ کے نام سے مشہور ہے اس کی روایت بے۔اصل ہے اس کا پڑھنا جائز نہیں)

فتاوی فقیہِ ملت، جلد 2، صفحہ 416 پر ہے:

نورنامہ کتاب کی روایت بے۔اصل ہے اس کا پڑھنا درست نہیں۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:50

بھائی وضو کر کے جو اپن جانماز پر نماز پڑھتے ہیں تو جانماز کے اوپر پانی بھی لگتا ہے تو میں نے سنا ہے کہ وضو کا پانی پاک نہیں ہوتا یہ ٹھیک ہے اور اگر اپن پوچھ لیں تو بھی نہیں پوچھنا بول کے سنا تھا وضو کر کے نہیں پوچھنا ذرا بولے آپ؟

جواب:50

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وضو کا پانی پاک ہے جانماز یا کپڑے پر لگے گا تو ناپاک نہیں کرے گا اور جس پانی کو آپ نے ناپاک سنا بول کہ وہ غلطی پر ہے، اب رہا یہ کہ اپن لوگ جو وضو کر کے ہاتھ منھ خشک کرتے ویسا کرنا چاہیے کہ نہیں تو بہتر یہ ہے کہ پوری طرح خشک نہ کرے بلکہ پانی کی تری رہنے دے حدیث میں آیا کہ میرے امتیوں کے اعضاء وضو کی وجہ سے سفید ہوں گے اور مفتی امجد علی صاحب وضو کا پانی پوچھنے کو منع کئے بول کہ بہار شریعت، جلد1، صفحہ 300پر ہے:

اعضائے وضو بغیر ضرورت نہ پوچھے اور پوچھے تو بے۔ ضرورت خشک نہ کرے۔

اور اسی طرح اعلی حضرت بھی اپن سنی لوگ کو وضو کا پانی خشک کرنے سے منع کئے بول کہ۔

فتاوی رضویہ، جلد1، صفحہ 317پر ہے:

بہتر یہ ہے کہ بے۔ ضرورت نہ پوچھے اور پوچھے تو بے۔ ضرورت بالکل خشک نہ کرلے قدرِ نم باقی رہنے دے۔

حدیث پاک میں ہے کہ: ان الوضوء یوزن

(یہ پانی قیامت میں نیکی کے پلے میں رکھا جائے گا)

مگر اگر مسجد میں نماز کے لیے جانا ہو تو ضرور پانی کو اتنا خشک کرے کہ مسجد میں اس کے قطرے نہ گرے کی یہ گناہ ہے، اسی طرح فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ 338 ہر ہے:

مسجد میں ان کا گرانا جائز نہیں، بدن اتنا پوچھ کر کی قطرہ نہ گرے مسجد میں داخل ہو۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:51

کیانابالغ بچے کو سونے چاندی کے زیور جیسے چین، لوکٹ انگوٹھی وغیرہ پہنا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:51

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اگر بچے سے مراد لڑکا ہے تو صرف چاندی کی سَوا چار ماشا کی انگوٹھی کے سوا کچھ بھی جائز نہیں اور لڑکی ہے تو سونے چاندی میں سب جائز ہے اور بچے (لڑکے) کو جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا مثلاً عورت نے پہنائے تو وہ گنہگار اور مرد نے قدرت رکھنے کے باوجود نہ روکا یا خود بھی راضی تھا تو وہ بھی گنہگار اسی طرح مفتی امجد علی صاحب نے بہار شریعت، جلد،3 صفحہ 428 پر لکھا ہے:

لڑکے کو سونے چاندی کے زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔

مشکوٰۃ شریف کی حدیث میں ہے:

حضرت مالک نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضور نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا تو میں اسے بڑے چھوٹے مردوں کے لیے ناپسند کرتا ہوں۔

اس حدیث کی شرح بیان فرماتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد6، صفحہ ،135 پر فرماتے ہیں:

یوں ہی چاندی بھی چھوٹے بچوں لڑکوں کو نہ پہنائی جائے سوا سَوا چار ماشا کی انگوٹھی کے

خلاصہ یہ ہے کہ سونے چاندی کا زیور بالغ مردوں کی طرح نابالغ لڑکوں کو پہنانا حرام ہے، مگر اس کا جرم پہنانے والے عزیزوں پر ہو گا کہ نہ سمجھ بچے شرعی احکام کے مکلف نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:52

حضرت کل میرے پاس ایک SMS یہ آیا(تم تین طلاق دے کر ہی مانو گے تب برا مت ماننا جب ہماری کوئی بہن یا بیٹی ہو) حضرت ایسے کوئی جواب دیجیے جس سے انہیں ایک دم صاف ظاہر ہو جائے کہ شریعت میں سب حق اور بر حق ہے اور قیامت تک حق رہے گا حضرت جنہوں نے یہ بات کہی وہ میرے ٹیچر بھی رہے ہے انگلش اور اکنامک سبز یکٹ کے اور انہیں اسلام کی بھی نالج ہے۔

جواب:52

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام کو سمجھنے کے لیے جو لوگ مسلمان عوام کو دیکھ کر دین اور اسلام کا اندازہ کرتے ہیں کہ شاید اسلام یہی ہے تو وہ بہت بڑی خطا پر ہیں، اسلام کو جاننے کے لیے عالموں کی ضرورت در پیش ہوتی ہے، خود کوئی انگلش یا اکنامک کا ٹیچر بھی اپنی عقل سے اسلام کو نہیں سمجھ سکتا، میں ان ٹیچر صاحب سے اتنی بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اکا... کی پڑھائی خود اکا... کے ٹیچر یا اسٹوڈنٹ کو دیکھ۔ دیکھ کر یا بُک دیکھ کر لی یا پھر آپ کو باقاعدہ اس کے قائدے قانون کسی اکا... کے جاننے والے نے سکھائے اور سمجھائے؟ اگر آپ کا جواب ہے کہ بک دیکھنے یا اکا.... کے اسٹوڈنٹ کو دیکھنے سے اکا.... نہیں آجاتی بلکہ اکا... کے جاننے والے کے پاس رجوع کرنا پڑتا ہے پھر بک کو وہ سمجھاتا ہے تو پھر ان صاحب نے اسلام یا طلاق کو لوگوں سے سن کر کیسے مان لیا؟ کیا یہ کسی عالم دین کے پاس گئے؟ یا کسی عالم نے ان سے کہا کہ "ہم طلاق پر راضی ہیں" 3 طلاق کے مسئلے کو جو آج ہو ادی جارہی ہے اسے پیش کرنے کا انداز غلط ہے اور جو بات سوال میں کہی کہ "ہم 3

طلاق پر راضی ہیں" یہ آپ کے ٹیچر کا محض بے۔الجام بے۔بنیادی ہے، یہ قول کو ثابت نہیں کر سکتے کہ مسلمان اس پر راضی ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ ہم 3 تو 3 ایک پر بھی راضی نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم یہ بات پسند نہیں کرتے کہ کوئی شخص غصے یا جزبے میں آکر طلاق دے اور کسی عورت کی زندگی برباد کرے ایسا نہ تو اللہ کو پسند نہ اس کے رسول کو نہ اس کی تائید کوئی عالم کرتا ہے، مگر Govt کوئی تبدیلی چاہتی ہے تو ایسے لوگوں کے لیے ضرور کوئی قانون پاس کرے جو شادی جیسے عظیم رشتے کو مذاق بناتے ہے اور طلاق دیتے ہیں اور ہر عقل والا اسے پسند نہیں کرے گا مگر حق یہ ہے کہ بالفرض اگر کسی نے اپنی جہالت میں آکر طلاق دے دی تو طلاق ہو جائے گی اب رہا گورنمنٹ کا کہنا کہ طلاق نہیں ہو گی؟ تو دین کسی پارلیمنٹ کا دین نہیں کہ وہ اس میں پھر سے تبدیلی کر دے کہ طلاق کب اور کیسے ہو گی اس کے قائدے قانون قرآن حدیث سے طی ہو چکے ہیں، اگر کوئی بعدِ طلاق ساتھ رہتا ہے تو قیامت میں زنا کرنے والوں میں ہو گا، اس کی ایک مثال آپ کو سمجھاتا ہوں ایک پھیکٹری چاقو تیار کرتی ہے جس سے گھروں میں سبزی کاٹی جائے اب اگر کوئی اس چاقو کا استعمال کر کے کسی کا گلا کاٹ دے تو یہ اس کا ذاتی فعل ہو گا، سزا اس کے لیے طی کی جائے گی نہ کہ چاقو کہ پھیکٹری بند کی جائے گی؟ کسی عقل والے پر اس کا جواب ہو وہی طلاق کا جواب ہو گا کہ طلاق دینے والا غلط کرتا ہے مگر طلاق ہو ہی جائے گی جس طرح گلا کٹ جانے کے بعد مردہ کو زندہ نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس قاتل کے بارے میں ایکشن لینا ہو گا ٹھیک ویسے ہی طلاق کے بعد شرعی طور سے مرد عورت کے ساتھ نہیں رہ سکتی اب رہا یہ کہ عورت پر ظلم تو اکثر میں نے دیکھا کہ عورت کے حقوق کی وہی لوگ زیادہ بات کر رہے ہے جو اپنا اتحاس بھول چکے کسی بے۔وقوف کو اسلام کے اصول اور حق بیان

کرنے کی حاجت ہے ہی نہیں کیونکہ اسلام نے جس۔ جس کے حق بیان کر دیے وہ حق پوری دنیاکے کسی مذہب میں نہیں، عورت تو عورت اسلام نے تو 1 دن کے بچے کے حق، پڑوسی کے حق، کافر کا حق، سب بیان کر دیا جو آج عورت کے حقوق کی بات کرتے ہیں کیا عورتوں کو شوہر کے مرنے کے بعد چتا پے نہ جلایا اسلام نے اس موت کو روکا کیا عورت کو پیدا ہونے کے بعد زندہ دفن نہیں کیا جاتا تھا اسلام نے اس قتل کو روک کر عورت کو حیات بخشی، کیا عورت کو وراثت سے محروم نہ رکھا گیا اسلام نے اس کے بھی حق اسے دلوایا کیا بیوہ عورت کو منحوس نہ سمجھا گیا اسلام نے پھر سے نکاح کے بعد اسے آباد کیا، کیا عورت کی پیدائش پر غمو کے اظہار نہ کیے گئے اسلام نے لڑکی کی پرورش پر جنت کی بشارت دی، میں بڑی ذمے داری سے یہ بات کہتا ہوں کہ جس کا دل ہو لاسٹ 1 سال کی نیوز پیپر دیکھے جس میں باپ نے بیٹی کے ساتھ بلتکار کیا ہو، یا بھائی نے بہن کے ساتھ، آپ وہ سارے معاملے غیر مسلم کے ہی پائیں گے اس میں مسلمان کے گھر کا 1٪ معاملہ نہیں ہو گا اب اگر اس بات کی بنیاد بنا کر میں ان ٹیچر سے کہوں کہ "ہندو دھرم بیٹی سے بلتکار کی اجازت دیتا ہے؟؟ یقیناً ان ٹیچر کا یہی جواب ہو گا کہ نہیں ایسے کام کی اجازت کوئی دھرم نہیں دیتا یہ اس کا اپنا کام ہے پھر اسلام کے لیے یہ کیسے طے ہو گیا کہ طلاق کو مسلمان یا اسلام پسند کرتا ہے؟ جن کے گھر میں خود کی بیٹیاں محفوظ نہیں وہ مسلمان ہی عورتوں کے حقوق کی بات کرتے ہیں، یہ تو وہی ہوا کہ 900 چوہے کھا کر بلی حج کو چلی، عورت کے حقوق کے لیے آواز اٹھانے والوں کو چاہیے کہ عدالت کا جائزہ لیں کہ طلاق کے کتنے مسئلے آپ کی عدالت میں مسلمان کے ہے اور کتنے غیر مسلم کے اس کے ساتھ آپ کو سچ سورج کی طرح روشن ہو جائے گا لہٰذا چاہیے کہ پہلے اپنی قوم کی عورتوں کے وہ لاکھوں کیس کلیر کر کے ان کے ساتھ انصاف کر دو، مسلمان کو اپنے شرعی مسائل میں کسی عدالت کی حاجت نہیں اس کے لیے آج بھی علماء کافی ہے اور اللہ کے فضل سے جتنے

علماء حضرات حل کر کے انجام تک پہنچا دیتے ہیں اس سے کہیں زیادہ آج تک آپ کے کوٹ میں پینڈنگ ہے، جسے نہ آج تک عدالت نپٹا سکی نہ انہیں انصاف ملا ان پینڈنگ معاملوں کو ختم کرنے پر غور کرو گے تو آپ کی قوم کو کچھ راحت ملے گی مسلمان 3 طلاق کو ناپسند کرتا ہے اور جہاں تک ممکن ہو گھر کا معاملہ آخری کوشش تک سلجھانا چاہیے یہی تعلیم اسلام کی ہے اسلام گھر بسنے پر زور دیتا ہے اس لئے بِدھوا کو نکاح کی اجازت ہے نہ کہ مرنے کی پھر بھی کوئی اپنی جہالت سے اپنا گھر توڑ دے تو اس میں شریعت کا کوئی دوش نہیں زہر کھانے والا اپنی موت کا خود ذمے دار ہے کھائے گا تو مرنا ہے مگر زہر تیار کرنے والے اس کی اجازت نہیں دیتے کہ کوئی کھائے، شریعت تبدیل نہیں ہو سکتی آج بھی مسلمان اپنے طلاق کے مسئلے پر علماء سے فتویٰ لیتے ہیں اور لیتے بھی رہیں گے عدالت میں جانے والوں کی تعداد بہت نا کے برابر ہے چھری آپ کے پاس ہے، زہر آپ کے پاس ہے صحیح استعمال کرو یا غلط مگر غلط استعمال کرنے والا خود موت کا ذمے دار ہے نہ کہ چھری کی پھیکٹری یا زہر بنانے والا چاہے موت زہر سے ثابت ہو جائے تب بھی زہر کے فارمولے میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی، لہٰذا آپ کے ٹیچر کا یہ بیجا الجام ہے کہ مسلمان طلاق پر راضی ہے حق یہ ہے کہ مسلمان طلاق کو حق سمجھتا ہے مگر اس پر خوش اور راضی نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:53

حضرت سوال ہے کہ اگر گھر میں نماز پڑھ رہے ہوں اور 3-2 سال کا بچہ اگر سیڑھیوں سے گر جائے یا کسی طرح زیادہ لگے چلائے، روئے تو اس وقت اگر کوئی اور نہ ہو تو کیا نماز توڑ کر جا سکتے ہیں یا کیا کرنا چاہیے؟ وضاحت کر دیں تو مہربانی ہو گی۔

جواب:53

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو صورت سوال میں بیان کی کہ 3-2 سال کا چھوٹا بچہ زینے سے گر جائے تو اس کے لیے نماز توڑ سکتے ہیں اور اگر زینے سے ابھی گرا تو نہیں مگر اس طرف جا رہا ہے اور خوف ہے کہ ضرور گر جائے گا اور بچانے والا کوئی نہیں اور نمازی نے دیکھ لیا تو اسے بچانے کے لیے گرنے سے پہلے بھی نماز توڑ سکتا ہے بلکہ اگر یہ معاملہ ایسے اونچے زینے پر ہو کہ یقیناً مر جائے گا تو نماز توڑنا واجب ہے۔

صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 637 پر لکھتے ہیں:

کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو، اسی نمازی کو پکار رہا ہو، یا مطلقاً کسی کو پکار رہا ہو، یا کوئی ڈوب رہا ہو، یا آگ سے جل جائے گا ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے، جب کہ یہ بچانے پر قادر ہو۔

بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 637 پر ہے:

اپنے یا پرائے ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو مثلاً دودھ ابل جائے گا یا گوشت یا ترکاری یا روٹی وغیرہ کل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور لے بھاگا ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔

لہٰذا جان کا نقصان یا اعضاء (پارٹ آف باڈی) کا ضائع ہو جانا مال سے قیمتی ہے لہٰذا بچے کے زینے سے گرنے پر یا گرنے سے پہلے بھی نماز توڑی جائے گی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:54

کیا ہمیں غسل کے بعد دوبارہ وضو کرنا چاہیے؟ نماز کے لیے۔

جواب:54

وضو غسل میں شامل ہے جس نے غسل کیا اس کا وضو بھی ہو گیا لہٰذا آپ کو غسل کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں اور حدیث میں بھی اسے منع فرمایا ہے حضور نے فرمایا کہ "جو غسل کے بعد وضو کرے وہ ہم سے نہیں" (لہٰذا غسل کے بعد جب تک وضو نہ ٹوٹے نماز کے لیے وضو کی حاجت نہیں۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:55

کیاباپ اپنی بیٹی کو اور شوہر اپنی بیوی کو نماز پڑھنے کو کہے یا پردہ کرنے کو کہے پر وہ کبھی تو حکم مانے اور کبھی نہیں تو ایسے میں شوہر گنہگار ہو گا یا پھر شوہر کو اپنی بیوی کو طلاق دینا واجب کیا بیوی اور بیٹی بات نہ مانے پھر وہ شخص کی کوئی عبادت قبول نہیں؟

جواب:55

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو صورت آپ نے بیان فرمائی ہے اس میں طلاق دینا واجب نہیں ان مردوں کو چاہیے کہ ان سے ناراضگی ظاہر کرے یعنی شوہر اپنا بستر الگ کرلے، نہ ساتھ کھائے نہ پیے اور ضرورت ہو تو ہلکی مار سے مار بھی سکتا ہے کہ بدن پر نشان نہ پڑے کہ مرد عورت کا حاکم ہے اور گناہ سے روکنے پر قادر بھی ہوتا ہے لہٰذا غصے اور سختی سے بھی کام لیا جا سکتا ہے تاکہ نماز کی پابند بنے اور شرعی پردہ کرے اور یہ اس صورت میں ممکن ہوتا ہے جب شوہر خود بھی شریعت کا پابند ہوتا ہے نماز وغیرہ پڑھتا ہے اور گھر میں ٹیوی جیسا فتنہ نہیں ہوتا، کیونکہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔

احیاء العلوم جلد2، صفحہ 182 پر ہے:

اگر سرکشی خاص طور پر عورت کی طرف سے ہو مرد افسر ہے عورت پر اسے اختیار ہے کہ وہ اس کو ادب سکھائے اور زبردستی اسے اطاعت پر مجبور کرے، اسی طرح اگر عورت نماز نہ پڑھتی ہو تو بھی مرد کو اختیار ہے کہ وہ اسے زبردستی نماز پڑھنے پر مجبور کرے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:56

حضرت میرا سوال ہے کہ شوہر اپنی بیوی سے کتنے دن دور رہ سکتا ہے جیسا کہ آج کل دیکھا جاتا ہے کہ شوہر روزی کمانے کے لیے شہر سے دور جاتے ہیں اور مہینے گھر نہیں آپاتے بعض تو سالوں تک نہیں آتے ایسے میں شوہر گنہگار ہو گا یا نہیں؟ حضرت جواب حوالے کے ساتھ عنایت فرمائیں۔

جواب:56

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اگر اس دوری پر دونوں راضی ہیں اور عورت بھی راضی ہے کہ شوہر باہر کمائے تو پھر کوئی گناہ نہیں، نہ شوہر پر نہ بیوی پر اور بیوی راضی نہیں تو بہتر یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ 4 ماہ میں ملاقات کر لیا کرے، منقول ہے کوئی شوہر بیوی سے 4 ماہ سے زیادہ عرصے کے لیے غائب نہ ہو۔

جاہل صوفیوں کو آدابِ طریقت سکھانے والے امت کے والی یعنی حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی احیاء العلوم جلد 2، صفحہ 186 پر فرماتے ہیں:

مرد کو چاہیے کہ ہر 4 راتوں میں ایک مرتبہ عورت سے صحبت کرے اس میں زیادہ عدل ہے۔(اگلے صفحہ پر فرماتے ہیں) اور اس مدت میں عورت کی حاجت کے مطابق کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:57

صاحب ایک سوال ذہن میں گردش کر رہا ہے جواب عطا فرمائیں سوال یہ ہے کہ طلاق دینے کا حق مرد کو دیا گیا ہے حالانکہ نکاح مرد اور عورت دونوں کہ مرضی سے ہوتا ہے، تو پھر عورت کو یہ اختیار کیوں نہیں کہ وہ بھی جب چاہے اس کو ختم کر سکے؟

جواب:57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عورت میں مکاری مرد سے زیادہ ہوتی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور پھر حدیث کہتی ہے کہ عورت شیطان کا ہتھیار ہے، عقل سے ناقص (ادھوری) ہے، لہٰذا اللہ کے فیصلے حکمت والے ہیں اگر عورت کو مکمل اختیار دیا جاتا تو کیونکہ یہ شیطان کا ہتھیار ہے تو ظاہر ہے کہ شیطان انہیں جلد بہکا دیتا اور گھر برباد کروا دیتا پھر ایک شہوتِ نفس عورت میں مرد سے 100٪ زیادہ ہوتی ہے، اگر انہیں اختیارِ طلاق دے دیا جائے تو ہر ہفتے نیا مالدار شوہر تلاش کر کے نکاح کر لیں، کیونکہ اس میں شک نہیں کہ جس دور ہم ہے اس میں عورتوں کی اکثریت فیشن پسند ہے اور زیور، کپڑا، میکپ کی بنیاد پیسہ ہے پھر عورت میں دکھاوے کا ایک کیڑا اور ہوتا ہے کسی کا نیا مہنگا سوٹ دیکھ کر اس سے اچھا لانے کہ طلب اور کیونکہ قرآن نے مرد کو حاکم بنایا ہے تو حاکم اسی صورت میں قرار پائے گا کہ حق اس کو دیا جائے ورنہ مرد عورت کا غلام ہو جائے گا پھر عورت طلاق کی دھمکی دے کر ہر کام شوہر سے کروا لے گی آج ہی دیکھ لو طلاق کا حق نہیں ہے پھر بھی اگر نیا سوٹ، چپل، زیوی چاہیے ہوتا ہے تو کیسے۔ کیسے چال چل کر جال بنا جاتا ہے پھر پاور ہو گی تو اللہ لی پناہ جیسے گنجے کو ناخون پھر حال یہ ہو گا کہ " اس مہینے میں 4 سوٹ بن جانے چاہیے ورنہ

تمہیں طلاق دے دوں گی" وغیرہ۔ وغیرہ یہ تو تھا دلائلِ عقلیہ اور نفسِ مسئلہ یہ ہے کہ شریعت میں عورت کو بھی طلاق دینے کا حق ہے لہٰذا یہ کہنا درست نہیں کہ عورت کو کیوں حق نہیں؟ فرق یہ ہے کہ عورت احکام سے واقف نہیں اگر کوئی مرد عورت کو طلاق کا اختیار دے دے تو عورت خود کو طلاق دے سکتی ہے یہ بھی شریعت میں موجود ہے مگر مرد کو چاہیے کہ اختیار نہ دے ورنہ جو صورت اوپر بیان ہوئی پیش آنے کا خوف ہیں۔

بہار شریعت، جلد 2، صفحہ 134 پر ہے:

عورت سے کہا تجھے اختیار ہے یا تیرا معاملہ تیرے ہاتھ اور اس سے مقصود طلاق کا اختیار دینا ہے تو عورت اس مجلس میں اپنے کو طلاق دے سکتی ہے اگر شوہر نے وقت مقرر کر دیا تھا مثلاً آج سے اختیار ہے (کہ خود کو طلاق دے دے) اور وقت گزرنے کے بعد عورت کو علم ہوا (کہ میرا وقت آج کا تھا گزر گیا) تو اب کچھ نہیں کر سکتی۔

نوٹ: یاد رہے اس مسئلے میں وقت، مجلس اختیار باطل وغیرہ ہونے کی بہت تفصیل ہے، لہٰذا اس جواب کو اس موضوع پر مکمل تصور نہ کیا جائے تحریر میں بتانے کا مقصد فقط اتنا ہے کہ طلاق کا حق عورت کو بھی ہو سکتا ہے اگر مرد دے دے اور میرے اس کلام میں کچھ تلخ باتیں شامل ہیں لہٰذا خواتین برا نہ مانے یہ سب کے لیے نہیں مگر جو ایسی ہیں۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:58

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے میں کہ بکر اور ہندہ کے پہلے ناجائز تعلق تھے یعنی لو اسٹوری اب دونوں کی شادی دوسری جگہ پر ہو گئی ہے اور بکر اکثر نماز کے بعد ہندہ سے نکاح کرنے کی دعا مانگتا ہے تو کیا اس طرح شادی شدہ عورت کے لیے دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کوئی وظیفہ بتائے اور ناجائز ہے تو بکر پر شریعت کا کیا حکم ہے؟
مقصود عالم رضوی خو جانگر پنتوڑا گجرات

جواب:58

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
شادی شدہ عورت کی طلب یا دعا گناہ کے لیے دعا ہے کہ جب عورت پہلے سے نکاح میں ہے تو دوسرے مرد کے لیے حرام ہے اور حرام چیز کے لیے دعا بھی گناہ ہے۔
فضائلِ دعا صفحہ 176 پر ہے: گناہ کی دعا نہ کرے کہ پرایا مال مل جائے یا کوئی فاحشہ زنا کرے کہ گناہ کی طلب بھی گناہ ہے۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:59

قضا نماز کا طریقہ بتائیں جس کے ذمے بہت ساری ہو جیسے زید کی عمر 21 سال ہے اور اسے یاد نہیں کہ کتنی نمازیں قضا کرے وہ لیکن جتنا پتہ ہے بہت ساری قضا نماز ہے اس کے جواب تفصیل سے بتائیں؟

جواب:59

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز قضا ادا کرنے کا طریقہ:

قضا نماز اگر یاد نہ ہو کہ پچھلی زندگی میں کتنی رہ گئی تو جب سے بالغ ہوا جب سے اب تک یا جب سے نماز شروع کی ہے وہاں تک کے سال کا اندازہ لگایا جائے اگر یہ یاد نہیں کہ کب بالغ ہوئے تو لڑکا 12 سال سے اندازہ لگائے لڑکی 9 سال سے یعنی اگر زید نے 21 سال سے نماز شروع کی (اس سے پہلے قضا کرتا تھا یا کرتی تھی) تو 12 سے 21 سال تک یعنی 9 سال کی نماز قضا ہوئی اور لڑکی (اگر 20 سال کی ہے تو) کی 9 سے 20 یعنی 11 سال کی نماز ذمے باقی ہوئی ہم اسے مثال کی بنیاد پے آگے ذکر کرتے ہیں مثلاً زید کی 9 سال کی نماز قضا ہے تو...

ایک سال میں 365 یعنی ایک سال میں 365 نماز قضا ہوئی وہ بھی ہر ایک وقت کی (یعنی 365 فجر، 365 عصر وغیرہ۔ وغیرہ)

9 سال میں 365×9=3285 نمازیں قضا ہوئی وہ بھی ایک وقت کی۔

یعنی 3285 فجر قضا 3285 ہی ظہر قضا اور اتنی ہی عصر مغرب عشاء اور 3285 وتر قضا، یہ حکم لڑکے کے لیے ہے۔

لڑکی ہر ماہ میں ناپاکی کے دن کو کم کرے گی مثلاً 6-4 دن ہر ماہ ناپاک رہتی ہے تو ہر ماہ سے 4 دن (یعنی کم والے دن) کم کرے تو اس کے لیے ہر مہینے 26 نماز قضا ہے جب کہ لڑکے کے لیے پوری 30۔

8 سال قضا کرنے والی لڑکی کی قضا نماز ایک ماہ میں دن 30 مگر 4 دن ناپاکی کے ہٹائے تو دن بچے 26 ایک سال میں 12×26=312 یعنی (ایک سال میں 312 نماز قضا ہوئی وہ بھی ایک وقت کی) 8 سال میں دن 8×312=2496 وہ بھی ایک وقت کی یعنی 2496 فجر قضا، 2496 ہی ظہر اور اتنی ہی عصر مغرب عشاء اور 2496 وتر قضا۔

(اور یہ 4 دن مثال کے طور پر کم کیے گئے) ہر لڑکی یا عورت اپنے ناپاکی کے دن کم سے کم والے خود اندازے سے گھٹائیں ہو سکتا ہو کسی کے 6 دن ہو، تو وہ 6 ہر ماہ کم کرے) اب اس قضا نماز پڑھنے کا آسان طریقہ اور شارٹ طریقہ۔

سب سے آسان اور بہتر طریقہ ہے کہ پہلے ایک ہی وقت کی نماز ادا کرے یعنی پہلے سبھی فجر پڑھ لے پھر اس طرح پوری ہونے پر اگلی (ظہر) پھڑے، یعنی جب بھی قضا نماز پڑھے تو پہلے فجر ہی کی قضا پوری کرتا رہے جب تک پوری نہ ہو جائے۔

قضا نماز کی نیت کیسے کریں اس کے دو طریقے ہیں (جس طرح چاہے پڑھیں)

1- نیت کی میں نے 2 رکعت نماز فجر قضا جو مجھ سے سب سے پہلے قضا ہوئی واسطے اللہ کے.......... اللہ اکبر

2- نیت کی میں نے 2 رکعت نماز فجر قضا جو مجھ سے سب سے آخری قضا ہوئی واسطے اللہ کے......... اللہ اکبر

(جس وقت کی پڑھے وہی نام لے، ظہر، عصر وغیرہ) نیت باندھتے ہی سب سے پہلے سورہ

فاتحہ شروع کر دے (یعنی ثناء وغیرہ چھوڑ دے) پھر سورت ملائے پھر رکوع میں جا کر 1 بار تسبیح پڑھے اور سجدے میں جا کر بھی ایک بار ہی تسبیح پڑھے اس طرح 2 رکعت پھڑے اور جب سلام پھیرنے بیٹھے تو التحیات پوری پڑھ کر اللھم صلی علی محمد والہ پڑھے اور سلام پھیر دے یعنی بعد والی دعا بھی نہ پڑھے، اس طرح ظہر کی قضا ادا کرتا جائے (4 رکعت والی میں آخری کی دو رکعت میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے بلکہ 3 بار سبحان اللہ کہے اور وتر میں تیسری میں فاتحہ اور سورت ضرور پڑھے اور تکبیر کہہ کر قنوت نہ پڑھے بلکہ 1 یا 3 بار رب اغفرلی کہہ لے۔

3 وقتوں میں نمازیں قضا ادا نہیں کرسکتے 1-زوال کے وقت 2 طلوع آفتاب کے وقت 3 مغرب سے 20 منٹ پہلے تک، عصر بعد قضا پڑھ سکتے ہیں اور جب مغرب میں 25-20 منٹ رہ جائے تو نہ پڑھے۔

قضا نماز چپ چاپ ادا کرنی چاہیے نہ کسی کو بتائے نہ کسی نے سامنے ادا کرے نہ اس کا ذکر کرے اور نماز پڑھتا رہے کاپی میں نوٹ رکھے کہ کتنے دن کی پڑھ لی۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:60

عورت حیض یا نفاس میں تھی کے اسی دوران شرعی مسافر ہوئی اور 92 کلو میٹرس کے بعد 15 دن سے کم نیت کے ساتھ قیام کی اور وہیں پاک ہوئی اب پاک ہونے کے بعد کیا وہ پوری نماز پڑھے گی یا قصر کرے گی؟

جواب:60

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاں حیض سے پاک ہو گی وہاں سے اگر آگے 92 کلو میٹر جانا ہے تو قصر پڑھے اور اگر وہیں 92 KM سے اندر رکنے کا ارادہ ہے تو پوری کرے، بہار شریعت جلد 1، صفحہ 744 پر ہے:

حیض والی پاک ہوئی اور اب سے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:61

بہار شریعت میں غسل کے بیان میں لکھا ہے کہ عورت اگر بالوں کا جوڑا بنایا ہے تو بالوں کی جڑ تر کر لینا ضروری ہے جوڑا کھولنا ضروری نہیں تو کیا اگر ڈھیلا جوڑا باندھا ہو اور جڑ تر ہو جائے لیکن باقی بال میں کچھ خشک رہ جائے تو غسل ہو جائے گا؟ برائے مہربانی ارشاد فرما دیں جزاک اللہ۔

جواب:61

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اگر عورت کے سر کے بال گندھے ہیں تو بال کھول کر بال کی نوک تک پانی بہانا ضروری نہیں صرف جڑ تک پانی پہنچانا ضروری ہے اور گندھے نہ ہو تو پورے بال دھونا ضروری ہے ہاں، اگر مرد نے جوڑا باندھا ہے تو جوڑا کھول کر بال مکمل دھونا فرض ہے، اول تو مرد کو جوڑا باندھنا ہی حرام ہے، اسی طرح بہار شریعت، جلد1، صفحہ 317 پر ہے:

سر کے بال گندھے نہ ہو تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہانا (فرض) اور گندھے ہو تو مرد پر فرض ہے کہ انہیں کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہائے، عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں، ہاں۔ اگر جوڑی / جوڑا اتنا سخت گندھا ہو کہ بنا کھولے جڑ تر نہ ہو گی تو کھولنا ضروری ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:62

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے میں کہ اکثر عورتیں باریک ڈوپٹا اوڑھ کر نماز پڑھتی ہیں تو کیا ان کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ رہنمائی فرمائیں۔

جواب:62

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس میں دو صورت ہو سکتی ہے اول تو یہ کہ ڈوپٹا اتنا باریک ہے بالوں کی سیاہی نظر آجائے مگر اس کے اوپر یا نیچے دوسرا ایسا کپڑا بھی پہنا ہے جس سے بال کی رنگت نظر نہیں آرہی تو اس صورت میں نماز بلا کراہت جائز ہو گی، صورت دوم اگر ڈوپٹا باریک ہے اور کوئی دوسرا کپڑا بھی نہیں کہ سر پر ڈھک سکتے اسی صورت میں نماز پڑھی کہ سر کی سیاہی نظر آرہی ہے تو یہ نماز نہ ہو گی، بلکہ اسے اُٹھک بیٹھک کہا جائے گا، نماز ان کی شرائط کو پورا کرتے ہوئے پڑھنا ہے نا کہ اپنی مرضی سے جیسے دل چاہے پھڑ لیں، کوئی بھی عورت اللہ پر احسان نہیں کر رہی نماز پڑھ کر بہار شریعت، جلد1، صفحہ 481 پر ہے:

اتنا باریک ڈوپٹا جس سے بال کہ سیاہی چمکے عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی (نماز) نہ ہو گی جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:63

زید یہ کہتا ہے کہ "جو عورتیں یہ کہتی ہیں کہ دل کا پردہ ہونا چاہیے یعنی دل صاف ہونا چاہیے وہ ایمان سے خارج ہیں" (جو ایمان سے خارج ہو اس کا نکاح، مرید تھی تو بیعت، حج کیا تو حج ختم یعنی گزشتہ زندگی کے سارے نیک اعمال ختم ہو جائیں گے اور دلیل یہ دیتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت مردانہ لباس پہنے اس پر اللہ کی لعنت ہو اور جس پر اللہ کی لعنت ہو روزہ، حج، زکوٰۃ سب بیکار ہے، سوال یہ ہے کہ کیا زید کا کہنا صحیح ہے؟ اور اس عورت کا کیا حکم ہے رہنمائی فرمائیں۔

جواب:63

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو جسم کے پردے کا پوری طرح انکار کرے یعنی فرضیت سے انکار کرے اور کہے صرف دل کا پردہ ہے اس کا ایمان جاتا رہا مگر ایسا کہنے کے باوجود یہ عورت نکاح سے نہ نکلی اور نہ اسے جائز کہ بعدِ اسلام کسی دوسرے سے نکاح کرے لہٰذا بعدِ اسلام شوہرِ سابقہ ہی سے تجدیدِ نکاح کو مجبور کی جائے گی، تو زید کا یہ قول غلط ہے کہ عورت کے کفریہ کلمات کے بعد نکاح ختم ہو جائے گا، رہا مرید ہونا تو مرید ہونا چاہے تو دوسرے سے ہو سکتی ہے یہ قول بیکار ہے کہ دل صحیح ہونا چاہیے باہر کیسا ہی ہو جاہلوں کا نیا جال ہے جو شریعت کی پابندی کرنے والوں کو اکثر کہتے ہیں کہ دل صاف ہونا چاہیے نماز سے کیا ہوتا ہے دل صاف ہونا چاہیے پردے سے کیا ہوتا ہے ایسے جاہلوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ حضور نے فرمایا: جب دل ٹھیک ہوتا ہے تو ظاہر خود ٹھیک ہو جاتا ہے لہٰذا جو ظاہر میں فاسق ہے اس کا دل ٹھیک نہیں بیکار کی باتیں ہیں، (مزید تفصیل جواب 1 میں پڑھیں)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:64

سلام چھوٹی منیوں کے بال کاٹنا کیسا؟ اور کتنی عمر تک ان کے باک چھوٹے رکھ سکتے ہیں؟ آج کل جس طرح کٹنگ ہوتی ہے لڑکوں کی مشابہت جیسی ہوتی ہے ایسے میں کیا کرے رہنمائی فرمائیے۔

جواب:64

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لڑکیوں کے بال لڑکوں کی ترز پر نہیں کرواسکتے، کٹوانے والے گنہگار ہوں گے بالوں کی شیپ لڑکی کی مثل ہی کٹوائی جائے اور کپڑے بھی لڑکیوں والے پہنا جائیں۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:65

لڑکی نے لڑکے کو اس بات کا وکیل بنایا کہ وہ اپنے ساتھ اس کا نکاح فرمالے اور دونوں بالغ ہیں اور کفو کا بھی معاملہ نہیں ہے لڑکا نے 2 گواہ کے سامنے مہر کے اقرار کے ساتھ یہ قبول کیا کہ میں نے فلاں لڑکی جو مجھے اپنا وکیل بنائی ہے اسی وکالت پر اپنے نکاح میں فلاں کو لیتا ہوں اپنی بیوی میں قبول کرتا ہوں، اب کیا یہ نکاح ہو گیا؟

جواب:65

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اگر لڑکا لڑکی بالغ ہیں اور کفو کی بھی کوئی قید نہیں تو لڑکی کو وکیل کرنے کی ضرورت نہیں دو گواہ کے سامنے شرعی مہر کے ساتھ اگر یہ دونوں ایجاب و قبول کرلیں گے تو نکاح صحیح ہو جائے گا۔

درمختار، جلد1، صفحہ 191 پر ہے:

نفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضی ولی

(ولی کی اجازت کے بغیر بھی حرہ (آزاد) عاقلہ بالغہ کا نکاح نافذ ہے)

اور پوچھی گئی صورت میں بھی نکاح صحیح ہو جائے گا دیکھیں۔

بہار شریعت، جلد2، صفحہ 57:

عورت نے مرد کو وکیل کیا تو اپنے ساتھ میرا نکاح کرلے، اس نے کہا میں نے فلاں عورت سے اپنا نکاح کیا نکاح ہو گیا۔

البتہ اگر عورت نے مطلقاً وکیل بنایا اپنے ساتھ نکاح کرنے کو نہ کہا تو خود وکیل اپنے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا دیکھیں۔

فتح القدیر، جلد 3، صفحہ 197:

وکلتہ ان یزوجھا مطلقا فانہ لو زوجھا من نفسہ لا یجوز

(اگر بالغہ نے کسی کو کہا کہ میرا نکاح کر دے اور کوئی تخصیر نہ کی (کہ کس سے کرنا ہے) اس صورت میں اگر اس شخص نے عورت کا نکاح خود ہی سے کر لیا تو جائز نہ ہو گا)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:66

میرا سوال یہ ہے حضرت کہ لوٹری یعنی کمیٹی ڈالنا کیسا ہے وہ بھی بولی کی جسے کوئی بھی اپنی ضرورت کے حساب سے اٹھالیتا ہے اور اس کا فائدہ آخر والے کو ہوتا ہے تو مجھے یہ پتہ کرنا ہے کہ کیا یہ فائدہ جو ہوتا ہے کیا جائز ہے کچھ لوگ اسے ناجائز کہتے ہیں؟ رہنمائی فرمائیں۔

جواب:66

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بولی والی لوٹری جس میں یہ ہوتا ہے کہ جسے ضرورت ہو وہ 1 لاکھ کی رقم 80 ہزار میں لے لے باقی 20 ہزار دوسرے میمبرس میں بانٹے جاتے ہیں جسے عرف میں بولی کی کمیٹی کہا جاتا ہے یہ ناجائز و حرام ہے اور یہ رقم کسی کے حق میں حلال نہیں جس نے آج تک اس طرح ایکسٹرا پیسے لیے ہوں گے واپس کرنا واجب ہے، قرآن میں اس کے خلاف حکم موجود ہے سورہ نساء آیت 29 میں ہے:

اے ایمان والوں آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق (طریقے) سے نہ کھاؤ۔

لہذا ایسی کمیٹی ڈالنے سے مسلمانوں کو بعض آنا چاہیے آج کل دیکھا جارکھا ہے اس کا چلن عام ہوتا جارہا ہے چند زیادہ سکوں کے خاطر خود بھی حرام کھاتے ہیں اپنے بچوں کو بھی حرام کھلاتے ہیں کیا اب بھی مسلمانوں کے لیے وہ دن نہ آیا کہ حلال طریقے سے کھائے اور نیک عمل کریں کیا پھر پتھروں کی بارش کا انتظار ہے۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:67

عنسل کا پورا طریقہ بتائیں تفصیل سے نیت کیسے کریں دعا کون سی پڑھیں لیڈیز اور جینٹس میں غسل میں کیا فرق ہے یہ بھی بتائیں؟

جواب:67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس کی تفصیل کے لیے آپ کو کوئی رسالہ اس موضوع پر پڑھ لینا چاہیے، غسل میں 3 فرض ہیں اگر وہ صحیح سے ادا ہو جائے تو غسل ہو جائے۔

بہار شریعت، جلد1، صفحہ 319 پر ہے:

غسل کی نیت کرنا، پھر دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا، پھر استنجے کہ جگہ دھونا، نماز کا ساوضو کریں (مگر پاؤں نہ دھوئے) 3 بار دائیں طرف پانی بہائیں، 3 بار بائیں طرف پھر سر پر اور تمام بدن پر 3 بار (اس کے بعد سابن شیمپو جو چاہے استعمال کریں) اور آخر میں پاؤں دھوئے، اس میں غسل وضو دونوں ہو گئے۔

مرد عورت کا ایک ہی حکم ہے فرق یہ ہے کہ عورت کو سر کا جوڑا کھولنا ضروری نہیں سر کی جڑ بھیگ جانا کافی ہے اگر جوڑا سخت ہے تو کھولنا ہو گا ورنہ نہیں اور مرد کو تمام سر کے بال فرض۔

بہار شریعت، جلد1، صفحہ 317 پر ہے:

سر کے بال گندھے نہ ہو تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہانا (فرض) اور گندھے ہو تو مرد پر فرض ہے کہ انہیں کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہائے عورت پر صرف جڑ تر کر

لیناضروری ہے کھولنا ضروری نہیں، ہاں اگر جوڑی / جوڑا اتنا سخت گندھا ہو کہ بنا کھولے جڑ تر نہ ہو گی تو کھولنا ضروری ہے۔

عورت کو مرد سے زیادہ جسم پر پانی ڈالنے میں احتیاط زیادہ کرنی چاہیے مثلاً ناک کی لونگ یا کان کے بندے کے سراخ میں پانی ڈالنا۔

انگوٹھی، چھلّے، بچھیے کے نیچے پانی بہانا، اگر پستان (بریسٹ) ڈھلی (لٹکی) ہوئی ہے تو اسے اٹھا کر اس کے نیچے پانی بہانا۔

مرد عورت دونوں کو پیر صحیح سے دھونا، خاص کر گھٹنے کے پیچھے کا حصہ کیونکہ پیر موڑ کر بیٹھنے پر وہ جگہ سوکھی رہنے کا خوف ہے، اسی طرح اگر جسم پو چربی زیادہ ہے تو پستان کی طرح پیٹ پر پڑنے والے بل (چربی) کے درمیانی جگہ بھی دھوئیں یعنی ہر پرت۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

سوال:68

شادی میں دلہا دلہن کو ہلدی لگانا ضروری ہے کیا ہلدی لگنے کے بعد دلہے کو باہر نہیں جانے دیتے کہیں بھی اسلام میں دلہا اور دلہن کو ہلدی لگانے کی کوئی حدیث یا کسی بزرگ کا قول ہے کیا؟

جواب:68

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسمِ شادی میں ہلدی جسے عرف عام میں "ابٹن" کہا جاتا ہے، جائز ہے مگر ضروری نہیں یعنی ہلدی رنگ کو نکھارتی ہے اسے لگانے میں کوئی ہرج نہیں شادی سے کچھ دن پہلے دلہا یا دلہن کو ابٹن لگائی جاتی ہے اس میں ہرج نہیں مگر اس رسم میں جو خرافات ہوتی ہے اور حرام کام ہوتے ہیں اس سے بچنا فرض ہے مثلاً دلہے کو اس کے گھر کی یا خاندان کی غیر محرم لڑکیاں ابٹن نہ لگائے، اسی طرح نہ بھابھی، نہ چاچیاں حتیٰ کہ ہر وہ عورت جس سے پردہ فرض ہے اس سے دلہا کو ابٹن لگوانا یا چھو آنا حرام ہے اسی طرح اگر دلہا کو 3 دن ابٹن میں بٹھایا اور گھر سے باہر نہ جانے دیا اور مسجد کی جماعت سے نماز ادا نہ کی تو بھی گنہگار کہ جماعت سے نماز واجب ہے اور دلہے کے ہاتھ میں مہندی لگانا بھی حرام اس میں کرنا یہ چاہیے کہ دلہن کو لڑکیاں ابٹن لگائے اور وہ پردے میں رہے کیونکہ اسے گھر میں ہی نماز پڑھنی ہے اور دلہا بعد نماز عشاء خود لگا کر سو جائے اور صبح نہا کر فجر پڑھ لے اور یہ کام وہ خود بھی شادی سے کئی دن پہلے کر سکتا ہے، اس سے نماز بھی باقی رہے گی اور ابٹن بھی لگ جائے گی یعنی ایسا نہیں کہ ابٹن کے بعد دلہا باہر نہیں جا سکتا بہتر یہ ہے کہ 3 دن کی ابٹن ہو یا 7 دن کے بعد عشاء ہی لگائے قبل فجر دھو ڈالے مگر کسی جائز رسم میں

ناجائز کام شامل ہونے سے وہ رسم ناجائز نہیں ہوتی بس اس ناجائز کام کو دور کرنا چاہیے نہ کہ رسم کو برا یا غلط سمجھنا چاہیے۔

فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ 245 پر ہے:

ابٹن ملنا جائز ہے...... بالغ کے بدن میں نا۔ محرم عورتوں کا ملنا ناجائز ہے اور بدن کو ہاتھ تو ماں بھی نہیں لگا سکتی یہ حرام اور اشد حرام ہے۔

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:69

یہ ارشاد فرمائیں کہ نکاح کے بعد ایک عورت کے لیے شوہر کا حقوق زیادہ ہے یا عورت کے والدین کا حقوق؟ وہ اپنے ماں باپ کی بات مانے یا شوہر کے حکم کی تعمیل کرے؟ (یہاں حکم جو بھی ہے غیر شرعی نہیں ہے) ایک عورت کے لیے اس کا شوہر کتنا لازمی ہے؟

جواب:69

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال کی مہک سے معلوم ہو رہا ہے سائل اس کا جواب خود جانتا ہے مگر اپنے قول کو تقویت دینے کے لیے جواب چاہتا ہے، ویسے تو سوال بہت کڑوا ہے اور اکثر عورت کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ حق انہیں اتنا کڑوا لگتا ہے کہ وہ اسے حلق سے نیچے نہیں اتار پاتی، حق یہ ہے کہ عورت پر اس کے شوہر کا حق والدین سے زیادہ ہے یہاں تک کہ اگر شوہر عورت کو اس کے باپ کے مرنے پر بھی جانے کو منع کرے تو عورت کو آدمی کے حکم کی پیروی لازم ہے اور باپ کے جنازے پر جانا منع ہو گا اس حکم سے ہر عقل والا اندازہ لگا سکتا ہے کہ عورت پر شوہر کی بات ماننے کو اسلام نے کتنا ضروری قرار دیا اور تو اور اگر شوہر سر سے پاؤں تک خون اور پیپ سے سنا ہو اور عورت اپنے شوہر کو زبان سے چاٹ کر بھی صاف کرے تو اپنے شوہر کا حق ادا نہ کر سکے گی اور شوہر اگر لال پہاڑ کے پتھر کالے پہاڑ پر لے جانے کو کہے تو عورت کو فوراً اس کام میں بھی لگ جانا چاہیے اور یہ مثالیں حدیثی ہیں اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مرد عورت کو جیسا بھی جائز کام کہے اسے کوشش میں لگ جانا چاہیے چاہے ناکام ہو جائے اس کی مثال یوں سمجھیں اگر شوہر کہے کہ مجھے

اب روز رات 3 بجے کھانا چاہیے تو عورت کو بجائے حیلے بہانے بنانے کے اس پر رضا مندی ظاہر کرنی چاہیے اور کوشش بھی کرنی چاہیے بھلے ہی اٹھنے میں ناکام رہے کیونکہ اظہار کی نیت کرنے پر بھی ثواب ہوتا ہے اب رہا یہ کہ عورت پر شوہر کا حق زیادہ اس کا پتا اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ خدا کے بعد دوسرا سجدہ والدین کو نہیں ہوتا بلکہ شوہر کو ہوتا، عقل والا اس سے سمجھ جائے گا کہ حق زیادہ کس کا ہے، لہٰذا عورت کو شوہر کے ہر جائز حکم کی پیروی خوشی سے کرنی چاہیے، (اعلی حضرت نے ایک مقام پر فرمایا کہ اگر شوہر چاہے کہ اس کی بیوی موٹی ہو تو عورت کو اپنا موٹاپا بڑھانے میں لگ جانا چاہیے)

مگر دور پر فتن ہے زیادہ تر عورتیں ہر اپا ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ کیا والدین کچھ نہیں؟ جب کہ ایسا نہیں والدین کا حق بھی کبھی ختم نہیں ہوتا، والدین کا حق ان کی جگہ ہے شوہر کا اس کی جگہ آپ غور کریں شریعت نے والدہ کا درجہ اتنا بلند کیا مگر بعض حکم میں والدہ کو پیچھے کر کے بیوی کو اس کے آگے کیا شریعت نے سب کے حق کی حفاظت کی ہے اس کی مثال یوں سمجھے کہ اگر کسی مرد کے دونوں ہاتھ نہیں ہے تو اسے استنجا معاف ہے یعنی والدہ بھی استنجا نہیں کروا سکتی (ادب کے خلاف ہے) مگر بیوی چاہے تو اسے استنجا کروا سکتی ہے فرق عقل کا ہے کہ سب کے حق اپنی جگہ ہوتے ہیں اور بعض شوہر خود کو بیوی کا خدا سمجھتے ہیں کہ اپنے حق کے آگے دوسروں کے حق سمجھتے ہی نہیں انہیں بھی چاہیے کہ اپنی عادت کو بدلے، 10 میں سے 10 نہ صحیح مگر 5-4 باتیں تو (جائز) بیوی کی بھی مان لیا کرے اور بیوی کو چاہیے کہ شوہر جس چیز سے بعض رکھے بعض رہے کہ وہ اس کا آقا ہے میرا مشورہ یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو اگر اس بات کا حکم دے کہ جب بھی کام سے شام کو گھر آئے تو بیوی اس کے ہاتھ چومے یعنی شوہر بیوی پر اس حکم کو لازم کر دے اور جب ایسا ہونے لگے گا تو اس کے فائدے نظر آئیں گے کہ اول تو جب شوہر کے ہاتھ چومے گی تو اس کا (عورت کا) تکبر جاتا رہے گا کہ عورت میں تکبر زیادہ ہوتا ہے پھر وہ

آئندہ اس بات کا خیال بھی رکھے گی کہ نہ بحث کرے گی نہ زبان درازی کیونکہ پھر اسے اس کے آگے جھک کر ہاتھ چومنا ہی ہے تو اس کے دماغ میں یہ بات گھر کر جائے گی کہ بھلا میں جس کے ہاتھ چوم کر عزت دیتی ہوں اس سے بد۔زبانی کیسے کر سکتی ہوں کہ ہاتھ چومے ہی اس لئے جاتے ہیں جسے آدمی عزت دیتا ہے پھر بھی اگر عورت کی زبان درازی بند نہ ہو تو ہاتھ چومنے کا سلسلہ بند نہ کروائیں، چاہے گھر ہو یا سسرال میں عورت میں بدلاؤ نہ صحیح کم سے کم بچوں پر تو اس کا اثر پڑے گا ہی یعنی وار خالی نہیں جائے گا اور جب عورت شوہر کے گھر آنے پر ہاتھ نہ چومے یا پرہیز کرے تو سمجھو تکبر باقی ہے اور اسے عمل یاد دلاتا رہے اور جو عورت اپنے شوہر کے ہاتھ چومنے پر راضی نہ ہو یا شوہر کے گھر آنے پر تعظیماً کھڑی ہونے کو بوجھ سمجھتی ہو "وہ یا تو تکبر والی ہے یا منافق (منافقِ عملی)"

واللہ تعالی اعلم بالصواب

سوال:70

کیا حکم ہے حدیث پاک میں اس بارے میں کہ کسی با۔شرع سنی صحیح العقیدہ رشتے دار سے بے۔وجہ یا کسی فروعی وجہ سے بات چیت اور کلام و سلام بند کر دینا یا رشتہ توڑنے والے کے لیے کیا حکم ہے کیا وعیدیں ہیں؟ ارشاد فرمائیں۔

جواب:70

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بلاوجہ شرعی رشتے دار سے قطع تعلق کرنا حرام ہے بخاری میں ہے:

لایحل لرجل یھجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا وخیر ھما الذی یبدأ بالسلام

(آدمی کو حلال نہیں کل اپنے مسلمان بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے، راہ میں ملے تو یہ ادھر منھ پھیر لے یا ادھر منھ پھیر لے اور ان میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے)

مسند احمد میں ہے:

لا یحل لمسلم ان یجھر اخاہ فوق ثلث فمن ھجر فوق ثلث فمات دخل النار

(مسلمان کو حلال نہیں کہ مسلمان بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے جو تین رات سے زیادہ چھوڑے اور اسی حالت میں مرے وہ جہنم میں جائے گا)

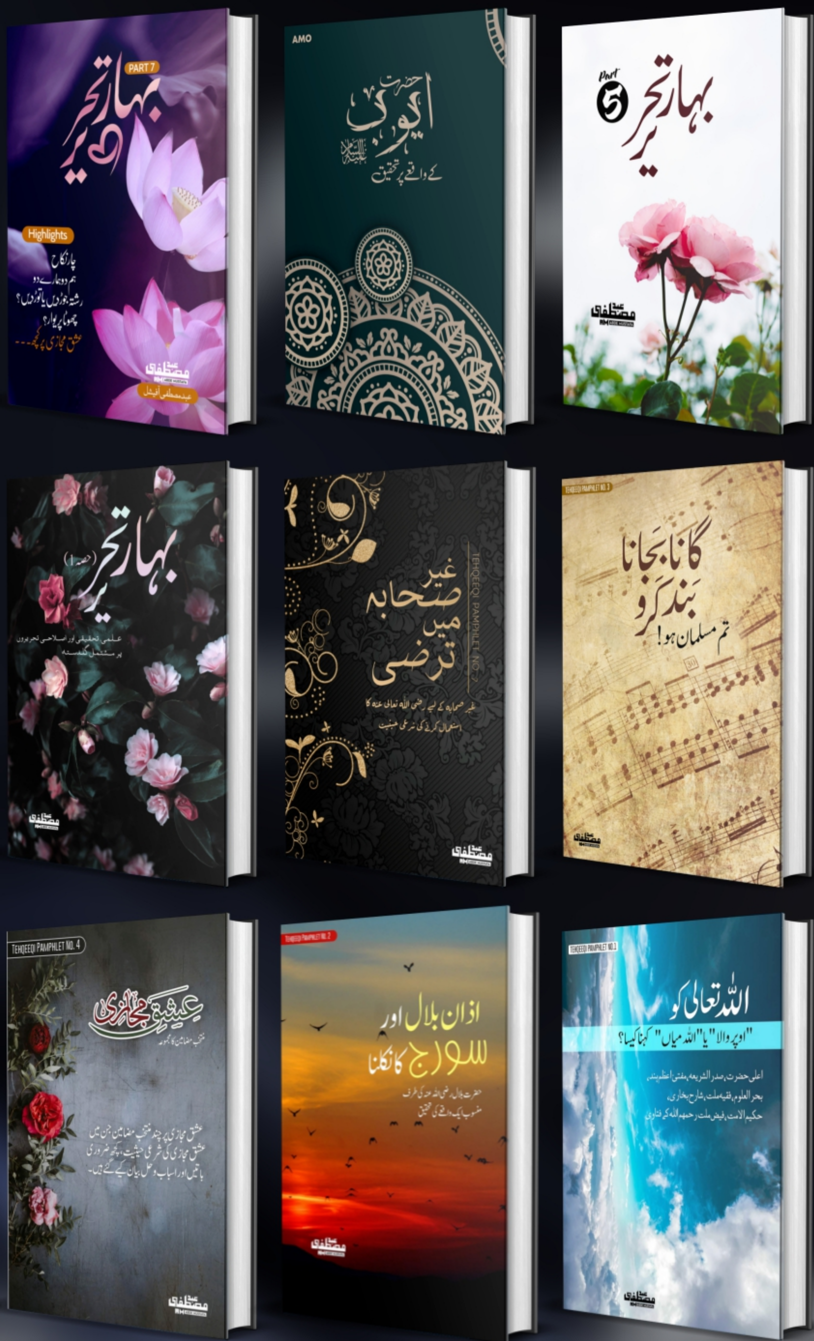
فتاویٰ رضویہ، جلد6، صفحہ 597 پر ہے:
بلاوجہ شرعی تین دن سے زیادہ مسلمان سے قطع تعلق حرام ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ماشاءاللہ لا قوۃ الا باللہ

اس میں اور بھی مزید سوالات درج ہونے کی امید ہے۔

OUR OTHER PAMPHLETS



SABIYA VIRTUAL PUBLICATION